عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد ۱۴ | شمارہ ۴۸

عیدالاضحیٰ مبارک

قہرِ الٰہی کو دعوت نہ دیجئے

نیشن آف اسلام

امریکہ میں مسلمان کہلوانے والے منکرینِ ختمِ نبوت کا گروہ

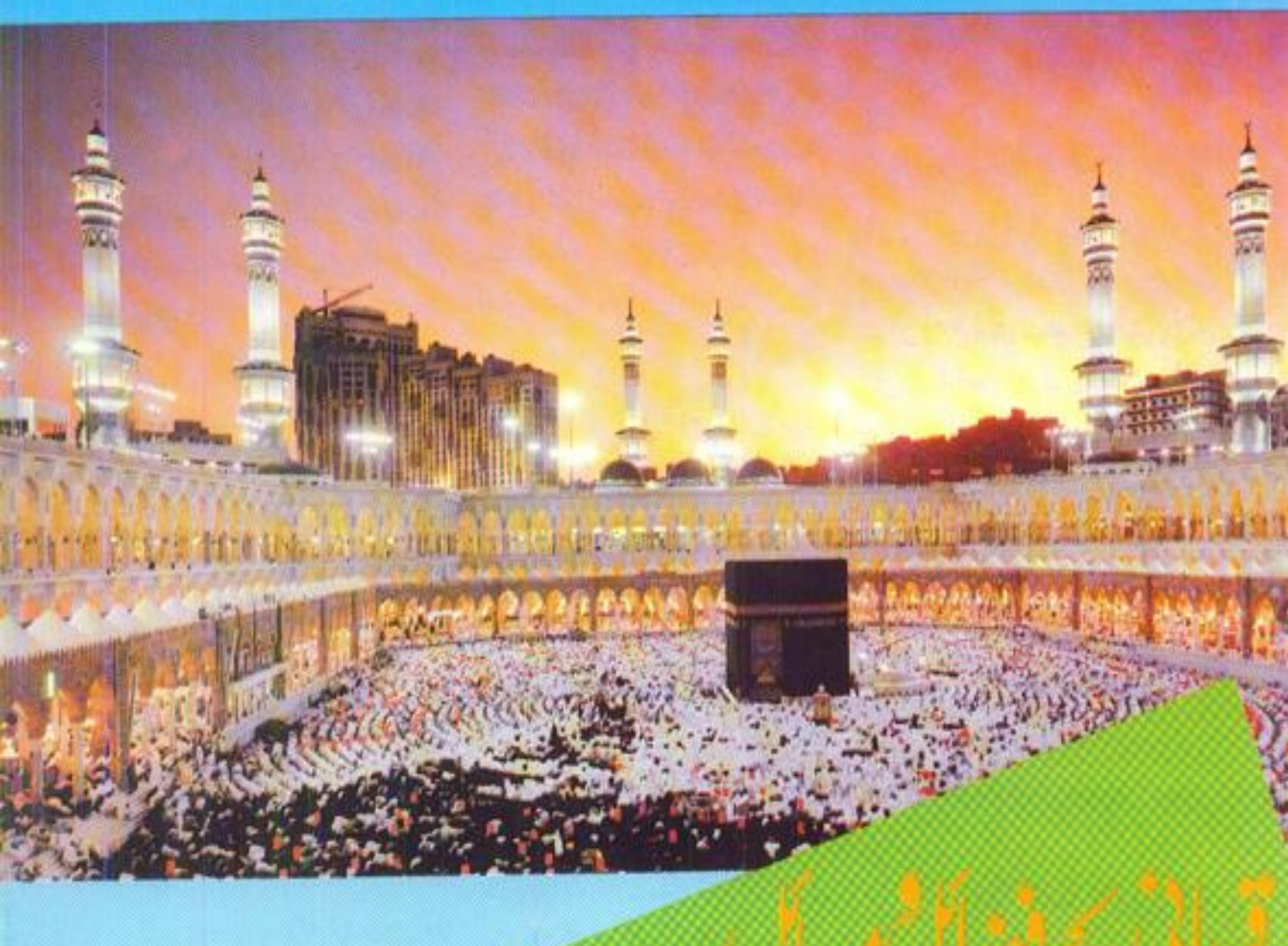

قربانی کے فضائل و مسائل

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

قادیانی سلام کا جواب

سوال...... ایک قادیانی جب سلام کرے تو کیا مسلمانوں کو جواب دینا چاہئے؟ نور شپل مرزواڑہ میں قادیانی مربی نے ہدایت کی ہے کہ جب بھی تمہیں کوئی مسلمان ملے اسے سلام کرو اس سے تم بچے رہو گے پوچھنا یہ تھا کہ قادیانی کا سلام کرنا کیا واقعی سلام ہی ہے؟ یہ سلام کی آڑ میں قادیانی اپنا بچاؤ کر رہا ہے؟ اور مسلمانوں میں اپنی زمین نرم کر رہا ہے؟

(جاوید احمد)

جواب........ صورت مسئولہ میں کافر کے سلام کے جواب میں صرف علیکم یا وعلیکم کہنا چاہئے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ کسی مسلمان کا کافر کو سلام کرنا بالکل جائز نہیں' اگر کافر سلام کرے تو اس صورت میں مسلمان کو جواب میں علیکم یا وعلیکم کہہ دینا کافی ہے۔

عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قالو اللنبی : اذاسلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم۔

(مسلم ج ۲ ص ۲۱۳)

عن انس ان اصحاب النبی ﷺ قالوا: للنبی۔ ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیهم۔ قال: قولوا وعلیکم۔

عن عبدالله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول۔ قال رسول الله ﷺ: ان الیهود اذا سلموا علیکم یقول احدهم السام علیکم۔ فقل علیکم۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۱۳)

قال الامام النووی فی شرح المسلم فی هذا المقام ....اتفق العلماء علی الرد علی اهل الکتاب اذا سلموا لکن لا یقال لهم و علیکم السلام بل یقال: علیکم. فقط او علیکم.........

(شرح المسلم للنواوی علی صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۳)

قادیانیوں کے ساتھ میل جول رکھنا حرام ہے

سوال ...... میرے محلے میں ایک قادیانی رہتا ہے جو مسلمانوں سے کھلم کھلا ملتا ہے جو سگریٹ پیتا ہے اور یہاں پان کھاتا رہتا ہے اور قریب ہی بیٹھے مسلمانوں کو بھی دیتا ہے اور مسلمان نوجوان اس کے سگریٹ اور پان خوب شوق سے کھاتے اور سگریٹ پیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ ایسے لوگوں کو کس طرح کیسے احساس جرم احساس ندامت احساس زیاں دلانا چاہئے۔

(جاوید احمد)

جواب ۔ کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے۔ ان کے ساتھ اٹھنا' بیٹھنا' کھانا' پینا قطعی حرام ہے جو لوگ اس معاملہ میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور قادیانیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کردینے چاہئیں۔ قادیانی خدا اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستانہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں ہے:

لا تجد قوما یومنون بالله والیوم الاخر یوآدون من حاد الله و رسوله ولو کانوا باٰءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان واید هم بروح منه و یدخلهم جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها رضی الله عنه و رضوا عنه اولئک حزب الله الآان حزب الله هم المفلحون ()

(سورۃ المجادلہ ع ۳ آیۃ ۲۳ پ ۲۸)

بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی

سوال...... اگر کوئی آدمی اپنی ساس پر بری نیت رکھتا ہو یا ناجائز تعلقات قائم کرتا ہو تو اس کا اپنی بیوی سے نکاح قائم رہے گا یا نہیں۔

جواب..... اگر کوئی شخص اپنی ساس کو شہوت کی حالت میں چھو بھی لے تو اس کی بیوی (جو اسی ساس کی بیٹی ہے) سے اس کا نکاح بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے اگر ناجائز تعلقات ہوں تو بطریقہ اولیٰ نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بصورت مسئولہ اس آدمی کا نکاح اس کی ساس کی بیٹی سے ختم ہو گیا اب اس کا نکاح کسی بھی صورت میں دوبارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو چکی ہے لہٰذا ایسے میاں بیوی کا تعلق زن و شو قطعاً" حرام ہے ان کو جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے۔

وحرم ایضا" بالصهریة اصل مزنیة تواصل ممسوسته بشهوة واصل ماسته!

وفر وعهن مطلقا" (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطوء فیقام مقامه فی موضع الاحتیاط قوله بشهوة ای ولو من احد هما قوله مطلقا" یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن ......الخ

(رد المختار، فصل فی المحرمات ج ۳ ص ۳۲)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۴۸

۲۶ اپریل تا ۲ مئی ۱۹۹۶ء
بمطابق ۷ تا ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ

REGD. NO.SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

قہر الٰہی کو دعوت نہ دیجئے ۴
نیشن آف اسلام ۱۲
حج میں اسلام کا اصلاحی کردار ۱۵
قربانی کے فضائل و مسائل ۱۸

قیمت ۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۵۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ ۴۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی
اور ایشیائی ممالک ۳۰ امریکی ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت – الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ
نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
سہ ماہی ۷۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قہر الٰہی کو دعوت نہ دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

وطن عزیز میں اسلامی اقدار کو کس طرح مٹایا جارہا ہے' اور اسلامی شعائر کی حرمت وناموس کو کس طرح پامال کیا جارہا ہے؟ اسکا اندازہ اس خبر سے کیا جاسکتا ہے کہ ایک پاکستانی مل نے عورتوں کے لئے تیار کئے گئے ملبوسات پر کوفی رسم الخط میں قرآنی آیات چھاپنے کے بعد ماڈل خواتین کے ذریعہ اس کی نمائش کرائی' اور اشتہارات کے ذریعے اس نمائش کی تشہیر کرائی' اور ان ملبوسات کو "عورتوں کے لئے عالمی معیار کے ملبوسات" کا نام دے کر اس پر فخر کا اظہار کیا' اس خبر کا خلاصہ انگریزی "دی مسلم" اسلام آباد نے درج ذیل سرخی کے ساتھ شائع کیا ہے:

"کیا ہم اسرائیل میں رہ رہے ہیں؟"

(اسٹاف رپورٹ) "ہمیں قرآن' اسلام' اور مسلمانوں کی بے حرمتی کے لئے مزید کسی یہودی کی ضرورت نہیں' کیونکہ یہ کام کچھ پاکستانی' جن کے نام مسلمانوں جیسے ہیں' یہودیوں سے بڑھ کر کررہے ہیں اور یہ مسلمان' اسلام اور مسلمانوں کی بے حرمتی کرنے میں سلمان رشدی سے بھی چند قدم آگے ہیں"

"یہ نتیجہ اس حقیقت سے اخذ کیا گیا ہے کہ کچھ پاکستانی قرآن' اسلام اور ایمان کو عورتوں کے لئے بنائے گئے کپڑوں .... شلوار قمیض اور ساڑھی .... کا دھوکہ دے کر بیچ رہے ہیں' ان کپڑوں میں قرآنی آیات کو بنیادی طور پر ڈیزائن کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس نئے ڈیزائن کا اشتہار دو ماڈل خواتین کے ذریعہ پاکستانی اشتہاری میڈیا نے پیش کیا ہے' جس میں دو ماڈل عورتوں پر آیات والی ساڑھی اور شلوار قمیض کی تشہیر کی گئی ہے۔

"یہ کپڑے "آج کل کی خواتین کے لئے عالمی معیار کا لباس" کے نعرے کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ آیات کا انتخاب ان لوگوں کی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے جنھوں نے ان آیات کا انتخاب کیا' اور جن لوگوں نے ان کو منظور کیا' اور جن لوگوں نے حق تعالیٰ کے اعلیٰ وارفع کلام کی بے حرمتی کرتے ہوئے ان کپڑوں کو استعمال کیا۔

"مثال کے طور پر ایک ماڈل کی ساڑھی کے کنارے پر سورہ واقعہ کی آیت نمبر ۷۸ لکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح دوسری ماڈل کی شلوار قمیض پر سورہ فتح کی تین آیات ۲۵' ۲۶' اور ۲۷ چھپی ہوئی ہیں۔

"جوبلی اسپنگ اینڈ ویونگ ملز کراچی" کے تیار کردہ اس کپڑے کو "کاٹن کوئین سپر فائن لان" کے نام سے کریسنٹ گروپ نے مشتہر کرنا اور مارکیٹ میں سپلائی کرنا شروع کردیا ہے۔ پورے صفحے کا کلر اشتہار واضح طور پر عربی خطاطی کے کوئی رسم الخط کو ظاہر کرتا ہے۔ اشتہار میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ رضوان بیگ کا تیار کردہ ایک ڈیزائن ہے' جو پاکستان کے چوٹی کے ڈریس ڈیزائنر ہیں اور دنیا بھر کی خواتین میں بے حد مقبول ہیں۔ وہ لیڈی ڈائنا وغیرہ کے کپڑے بھی ڈیزائن کرچکے ہیں۔

"میاں محمد رفیع' چیف ایگزیکٹو کریسنٹ گروپ سے جب ٹیلیفون پر رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ڈیزائن خطاطی نہیں ہے۔

"رضوان بیگ ڈیزائنر نے کہا کہ یہ قرآنی خطاطی نہیں ہے' بلکہ یہ ڈیزائن ترکی اسٹائل کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے کریسنٹ گروپ کو یہ ڈیزائن دیا اور کہا کہ اگر یہ متنازعہ ہو یا کسی کے جذبات کو مجروح کرے تو اسے نہ چھاپا جائے۔

"یہ بات حیرت انگیز ہے کہ نہ تو کریسنٹ گروپ کے ذمہ داروں نے اور نہ ہی ڈیزائنر نے لکھے ہوئے الفاظ کو چیک کرنے کا سوچا۔

"راشد بٹ' پاکستان کے چوٹی کے ڈیزائنر نے کہا کہ یہ ڈیزائن عربی خطاطی پر کتاب "اسلامی خطاطی کی آب و تاب" (انگریزی) مطبوعہ تھیمس اور ہڈسن لندن سے لیا گیا ہے۔ راشد بٹ خط کوفی کے چوٹی کے ماہر ہیں۔ راشد بٹ نے کہا کہ یہ بات فہم سے بالاتر ہے کہ ایک شہرت یافتہ ڈیزائنر کوفی خط کو نہ پہچان سکے' جو آیات شلوار قمیض پر لکھی ہوئی ہیں وہ آسانی سے پڑھے جانے کے قابل ہیں۔

یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ ماضی میں قرآنی آیات کو مردانہ اور زنانہ لباس میں استعمال کرنے کی کوششیں مغرب میں کی جاتی رہی ہیں' اور تحقیق پر معلوم ہوا کہ اس میں یہودی ملوث تھے۔"

(روزنامہ "دی مسلم" اسلام آباد ۲۱ مارچ ۱۹۹۶ء)

یہ طویل اقتباس اسلام آباد کے ایک انگریزی روزنامہ "دی مسلم" (۲۱ مارچ) کی خبر کا خلاصہ ہے۔ اخبار نے اسی کے ساتھ دو ماڈل خواتین کی تصویریں بھی شائع کی ہیں جن کو اشتہارات کی کمپنی نے آیات قرآنی سے مرصع لباس پہنے ہوئے مشتہر کیا ہے' اور جن کے ذریعہ پاکستانی خواتین کو "بین الاقوامی معیار کا لباس" پہننے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز اخبار نے سورہ واقعہ کی آیت ۷۹ "لایمسہ الا المطهرون" کی تصویر بھی شائع کی ہے جسے "پاکستانی خواتین کے لئے بین الاقوامی معیار کا کپڑا" تیار کرنے والی مل نے عورتوں کی ساڑھی کے کنارے پر خط کوفی میں چھاپ کر ماڈل خواتین کے ذریعے اس کی نمائش کروائی ہے۔ نیز اخبار نے سورہ فتح کی آیات ۲۵' ۲۶' ۲۷ کی تصویر بھی شائع کی ہے جسے عورتوں کی شلوار قمیض پر چھاپ کر اس "لان" کو ماڈل خواتین کے ذریعہ مشتہر کرایا گیا ہے۔ یہ آیات اگرچہ خط کوفی میں چھاپی گئی ہیں لیکن خط اس قدر واضح ہے کہ عربی رسم الخط سے ذرا بھی واقفیت رکھنے والا ہر پڑھا لکھا شخص آسانی سے اس کو پڑھ سکتا ہے۔ "دی مسلم" کے علاوہ تمام قومی اخبارات میں ان ماڈل خواتین کی تصویریں اور آیات شریفہ کا عکس شائع ہوچکا ہے۔

قومی اخبارات میں اس "یہودیانہ حرکت" پر شدید احتجاج ہوا جس کی صدائے بازگشت قومی اسمبلی میں بھی سنی گئی' ہمارے وزیر باتدبیر نے اس پر "سخت کارروائی کی جائے گی" کا رسمی بیان جاری فرمادیا تو ڈیزائنر رضوان بیگ تو بھاگ کر کینیڈا

جا بیٹھا' اور مل مالکان کی طرف سے قومی اخبارات میں "اعتذار" شائع کردیا گیا' چلئے بات ختم ہوئی۔ گویا حکومت اور مل مالکان نے اپنا فریضہ بخوبی ادا کردیا۔

قومی اسمبلی میں وفاقی وزیر باتدبیر کے بیان کا متن درج ذیل ہے:

"کپڑے پر قرآنی آیات کی خطاطی کرنے والا ڈیزائنر روپوش ہوگیا"

"ٹیکسٹائل مل کے مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی"۔ بریگیڈیئر اصغر

"اسلام آباد ۲۶ر مارچ (این این آئی) صنعت وپیداوار کے وفاقی وزیر بریگیڈیئر(ر) محمد اصغر نے کہا ہے کہ کپڑے کے ملبوسات پر قرآن پاک کی خطاطی پرنٹ کرنے والے مالکان اور ڈیزائنر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی' ڈیزائنر روپوش ہوگیا ہے' جسے سندھ حکومت تلاش کررہی ہے' وہ منگل کو قومی اسمبلی میں مظفر احمد ہاشمی' حافظ تقی' شبیر انصاری' زبیر اکرم ندیم' اور مولانا عبدالرحیم چترالی کے توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دے رہے تھے' انہوں نے کہا کہ افسوس کے ساتھ یہ بات تسلیم کرنی پڑرہی ہے کہ ایک ٹیکسٹائل مل نے کپڑے پر قرآنی آیات کی خطاطی کی' اس پر سندھ حکومت سے کہا گیا ہے کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ جوبلی اسپننگ مل نے یہ کپڑا تیار کیا تھا اور مل نے یہ کپڑا مارکیٹ سے واپس لے لیا ہے' مل مالکان نے معذرت کی ہے' جس کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا' مل مالکان اور ڈیزائنر رضوان بیگ کے خلاف "سخت کارروائی" کی جائے گی۔ حافظ محمد تقی نے کہا کہ اگر مل مالکان نے معذرت کی ہے تو تحریری معافی نامہ ایوان میں پیش کیا جائے' وفاقی وزیر نے کہا کہ معذرت اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ دیکھنا ہے کہ قابل قبول ہے یا نہیں۔ مظفر ہاشمی نے کہا کہ ڈیزائنر ملک سے فرار ہوگیا اسے واپس لاکر کارروائی کی جائے۔ شبیر انصاری نے کہا کہ مل مالکان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ زبیر اکرم ندیم نے کہا کہ ڈیزائنر رضوان بیگ کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہئے' اس پر مقدمہ بنایا جائے۔ مولانا عبدالرحیم چترالی نے کہا کہ قرآن پاک کے قدیم خطاطی نمونوں کو جدید قرار دے کر کپڑے پر پرنٹ کرنا اور پھرپاؤں گزار کر پہنانا انتہائی شرمناک حرکت ہے۔ یہ یہودی لابی کا کام ہے۔ ڈیزائنر رضوان بیگ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا بھی ڈریس ڈیزائنر ہے۔ رعنا شیخ پہلے محترمہ کی ڈریس ڈیزائنر تھیں جنہیں ٹی وی کا ایم ڈی بنادیا گیا ہے' وزیر تعلیم خورشید شاہ نے کہا کہ کل سے مولانا چترالی اس ایشو کا مزا لے رہے ہیں مولانا صاحب ماڈرن اور نان ماڈرن لڑکیوں کی وضاحت کریں۔ راؤ قیصر نے کہا کہ قوم کو یہ کلچر پی پی نے دیا ہے۔"

صنعت وپیداوار کے وفاقی وزیر باتدبیر ڈیزائنر رضوان بیگ کو "روپوش" فرمارہے ہیں اور اس کی "تلاش" میں حکومت سندھ کو سرگرداں کررہے ہیں' جب کہ وہ کبھی کا ملک چھوڑ کر فرار ہوچکا ہے۔

وزیر صاحب یہ بھی فرمارہے ہیں کہ اگرچہ مل مالکان نے معذرت کرلی ہے لیکن اس معذرت کو قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ سندھ حکومت کو "تحقیقات" کا حکم دیدیا گیا ہے۔ یہ بات کس کی عقل میں آسکتی ہے کہ مل مالکان مبینہ طور پر عورتوں کے کپڑوں پر قرآنی آیات چھاپتے ہیں۔ اس کی تشہیر ماڈل خواتین کو پہنا کر کرتے ہیں۔ جب قومی اخبارات میں اس پر احتجاج ہوتا ہے تو وہ قومی اخبارات میں معذرت شائع کراتے ہیں' مگر ہمارے وزیر صاحب اس کی "تحقیقات" پر حکومت سندھ کو مامور

کرتے ہیں' نہ کسی کے خلاف مقدمہ درج ہوتا ہے' نہ کسی کو گرفتار کیا جاتا ہے' نہ کوئی عدالتی کارروائی عمل میں آتی ہے' البتہ "تحقیقات" کرائی جارہی ہے کہ دوپہر کے وقت دن تھا یا رات تھی؟۔ وزیرے چنیں شہریارے چنیں۔

○

اوپر "دی مسلم" کے حوالے سے نقل کیا جاچکا ہے کہ:

"میاں محمد رفیع' چیف ایگزیکٹیو کریسنٹ گروپ سے جب ٹیلی فون پر رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ڈیزائن خطاطی نہیں ہے"۔

جوبلی مل کے چیف میاں محمد رفیع اس کو خطاطی تسلیم ہی نہیں کررہے تھے' لیکن جب وہ "خواتین کے لئے عالمی معیار کے ملبوسات" کے نام سے قرآن کریم کی آیات کی خوب بے حرمتی کرچکے' اور غلیظ قسم کی ماڈل خواتین کو یہ لباس پہنا کر قرآنی آیات کی بے حرمتی کا تماشا پوری دنیا کو دکھا چکے' اور ان کو خطرہ محسوس ہوا کہ وہ مسلمانوں کی غیرت کا نشانہ بن کر رہ جائیں گے' تب ان کو خیال آیا کہ یہ سب کچھ انہوں نے "نادانستہ" کیا ہے' اس لئے انہوں نے فوراً لاکھوں روپے کا خرچہ کرکے قومی اخبارات میں درج ذیل معذرت چھاپ دی:

"اعتذار"

"الحمد للہ ہم اول و آخر مسلمان ہیں اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ حال ہی میں ہمارے کپڑے کے ڈیزائن پر آیات کریمہ سے مبینہ مشابہت کا اظہار کیا گیا ہے' حالانکہ اس کپڑے پر جو پرنٹ چھپا ہے اس سے ہمارا مقصد نہ تو آیات پرنٹ کرنا اور نہ ہی کوئی اور عبارت شائع کرنا تھا۔ یہ محض ایک گرافک ڈیزائن تھا۔ اس کے باوجود ہم نے فوری طور پر ملک کے مقتدر اسلامی اداروں اور مفتیان کرام اور دارالعلوم کورنگی' دارالافتاء جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن ودیگر ممتاز اداروں سے رابطہ کیا اور اس پرنٹ کو کوئی نہیں پڑھ سکے۔ تاہم ازخود ہم نے فوری طور پر مذکورہ ڈیزائن پر مبنی اسٹاک ضائع کردیا ہے اور نہ ہی بازار میں فروخت کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہم اللہ رب العزت کے حضور استغفار کرتے ہیں اور اس نادانستہ مبینہ غلطی پر مسلمان بھائیوں کے جذبات مجروح ہونے پر معذرت خواہ ہیں اور کرم فرماؤں کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہماری رہنمائی فرمائی۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن حکیم کی ایک بھی آیت کریمہ کی توہین کفر ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارک پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میاں محمد رفیع کی معذرت کا یہ انداز بھی (ان کی لان کی طرح) کتنا نفیس اور کیسا شاندار اور دل ربا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے درج ذیل نکات پر غور کیجئے:

ا۔ سب سے پہلے اپنے اول و آخر مسلمان ہونے پر فخر کیا گیا ہے' گویا چشم بددور! غلیظ عورتوں کی شلوار قمیض پر قرآنی آیات کو چھاپ کر ان کی تشہیر کرنا بھی میاں محمد رفیع کی نظر میں لائق فخر اسلامی کارنامہ ہے جس پر ان کو اور پوری قوم کو فخر کرنا چاہئے۔

ع تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

۲۔ معذرت کے لئے اپنی غلطی کا اقرار و احساس لازم ہوتا ہے‘ مگر اس اعتذار میں کہا گیا ہے کہ:

”حال ہی میں ہمارے کپڑے کے ایک ڈیزائن پر آیات کریمہ سے مبینہ مشابہت کا اظہار کیا گیا ہے‘ حالانکہ اس کپڑے پر جو پرنٹ چھپا ہے اس سے ہمارا مقصد نہ آیات پرنٹ کرنا اور نہ ہی کوئی اور عبادت شائع کرنا تھا‘ یہ محض ایک گرافک ڈیزائن تھا“۔

یعنی مل مالکان کی باریک بین ”عقل کل“ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ انہوں نے آیات شریفہ کو عورتوں کے کپڑے پر چھاپ کر کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے‘ بلکہ یہ ان کے نزدیک آیات کریمہ سے مبینہ مشابہت کا اظہار کرنے والوں کی کوتاہ نظری ہے کہ انہوں نے ”گرافک ڈیزائن“ پر بلاوجہ آیات شریفہ سے مشابہت کی تہمت لگادی‘ اور ان کی غلط نظری نے آیات شریفہ کے الفاظ کو صاف صاف پڑھ لیا۔

۳۔ مزید ارشاد ہے کہ:

”اس کے باوجود ہم نے فوری طور پر ملک کے مقتدر اسلامی اداروں اور مفتیان کرام اور دارالعلوم کورنگی‘ دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ودیگر ممتاز اداروں سے رابطہ کیا‘ اور اس پرنٹ کو کوئی نہیں پڑھ سکے“۔

اولاً: گزارش ہے کہ مہربان من! جب آپ چاردانگ عالم میں اپنے کپڑے کی تشہیر کرچکے اور اسے ”عورتوں کے لئے عالمی معیار کا ملبوس“ کے نعرے کے ساتھ ماڈل عورتوں کو پہناچکے تو اس کے بعد آپ کو دینی اداروں سے رجوع کی ضرورت کیوں پیش آئی؟۔ اگر آپ کو اہل علم سے استصواب کرنا تھا تو جب ڈیزائنر نے آپ کو کاغذ پر ڈیزائن بناکر دیا تھا آپ اسی کی کاپی اہل علم کو دکھاتے‘ اگر وہ فرماتے کہ اس کو چھاپنے میں کوئی حرج نہیں تو چھاپتے۔۔ آج بھی اگر ڈیزائنر کے تیار کردہ اصل ڈیزائن کی کاپی اہل علم کو دکھائیں تو وہ آپ کو بلاتکلف آیات پڑھ کر سنادیں گے‘ الغرض اہل علم سے رجوع کرنے کی ضرورت کپڑے پر آیات چھاپنے سے پہلے تھی نہ کہ بعد میں۔

ثانیاً: آپ کے ”اعتذار“ کے الفاظ سے تاثر ملتا ہے کہ علمائے کرام نے گویا اس چھپائی کو بے ضرر قرار دے دیا‘ کیونکہ وہ پڑھی نہیں جاتی۔ گویا آپ ان تمام علماء کرام کو بھی اپنے جرم میں ملوث کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے‘ چنانچہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا بیان تو اخبار میں آچکا ہے‘ جو حسب ذیل ہے:

”کپڑے پر قرآنی آیات پرنٹ کئے جانے سے متعلق اعتذار پر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی وضاحت“

”کراچی (پ ر) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم شیخ الحدیث علامہ محمد حبیب اللہ مختار‘ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی‘ مولانا عبدالقیوم چترالی‘ مفتی عبدالسمیع‘ مولانا عطاء الرحمٰن‘ مولانا مفتاح اللہ‘ اور مولانا محمد امین انصاری نے ۲۶؍ مارچ کو جوبلی اسپننگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ کراچی کی جانب سے کپڑے پر قرآنی آیات پرنٹ کئے جانے سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والے اعتذار کے بارے میں‘ جس میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا نام بھی استعمال کیا گیا ہے‘ وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ اشتہار

میں غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے جامعہ کے فتویٰ کو اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جامعہ کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ کپڑے پر چھپی ہوئی آیات واضح اور صاف طور پر پڑھی جارہی ہیں اور اس سلسلے میں جامعہ کے دارالافتاء سے جاری کردہ فتویٰ میں کہا گیا تھا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا ایک ایک حرف واجب التعظیم ہے' قرآن پاک کے کسی حصے کی عمداً توہین موجب کفر ہے' صورت مسئولہ میں اگر ایسا دانستہ کیا گیا ہو تو موجب کفر ہے' ایسا کرنے والا شخص تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی کرے اور وہ تعزیزی سزا کا مستحق ہے اور اگر یہ لاعلمی میں ہوا ہے تو اس صورت میں مالکان یا ڈیزائنر گناہ گار نہیں ہوں گے ایسے کپڑے کو مارکیٹ میں ہرگز نہ بھیجا جائے بلکہ ضائع کردیا جائے' آئندہ کے لئے اس معاملے میں سخت احتیاط برتی جائے اور فی الوقت توبہ واستغفار کی جائے' یہ طریقہ انبیاءؑ ہے" (جنگ کراچی' کیم اپریل ۱۹۹۶ء)

اور دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء نے ہمارے استفسار پر یہ جواب لکھ کردیا ہے:

"حامداً و مصلیاً:۔ سوال منسلکہ اختذار وغیرہ پر غور کیا' چند روز پہلے جوبلی ملز والوں کی طرف سے تین شخص ہمارے یہاں آئے تھے' اور انہوں نے چھپا ہوا ایک کپڑا اور اس کی فوٹو کاپی دکھائی جس پر کچھ لکھا ہوا تھا' اس کے بارے میں انہوں نے فوری فتویٰ طلب کیا' ہم نے اس پر بنے ہوئے ڈیزائن کو سمجھنے کی کوشش کی' لیکن ڈیزائن چھوٹا ہونے کی وجہ سے' ہم نے ان سے کہا یہ کوئی رسم الخط میں لکھی ہوئی کوئی عبارت معلوم ہوتی ہے اور پھول پتیوں سے اس کو ناقابل فہم بنایا گیا ہے جو فی الحال سمجھ میں نہیں آرہا' لہٰذا پہلے کسی ماہر خطاط سے اس کو پڑھوانا چاہئے' اس کے بعد ہی اس پر فتویٰ دیا جاسکتا ہے' جس پر وہ واپس چلے گئے' اور پھر واپس نہیں آئے۔

آپ نے سورہ فتح کی آیت نمبر ۲۵' ۲۶' ۲۷ کے اصل عکس سے بڑے عکس میں جو فوٹو کاپی منسلک کی ہے' اس پر غور کرنے سے مذکورہ آیات بخوبی سمجھ میں آگئی ہیں' اور واضح ہوگیا ہے کہ قرآن کریم کی آیات کو پہننے کے کپڑے پر ڈیزائن کے طور پر چھاپا گیا ہے جو قرآن کریم کی سخت بے حرمتی ہے اور سخت حرام ہے' اور ایسے کپڑے کو پہننا بھی درست نہیں' اور جوبلی ملز کے ذمہ دار' اور اس کے چھاپنے والے افراد بے حرمتی کے سنگین گناہ کے مرتکب ہیں جس کے لئے جوبلی ملز والوں پر لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ کریں' اور آئندہ اس قسم کے معاملات میں تیقظ اور بیداری سے کام کرنے کا عہد کریں اور مذکورہ ملز کے جس شخص نے دانستہ یہ جرم کیا ہے کم ازکم اس کو ملازمت سے برخواست کریں۔

آئے دن اس طرح کی بے حرمتی ٹیکسٹائل ملوں کی طرف سے سامنے آتی رہتی ہے' حکومت کو چاہئے کہ اس کا ایسا سدباب کرے کہ آئندہ کسی کو اس طرح بے حرمتی کرنے کی جرات نہ ہو' واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ
۱۱/۱۱/۱۴۱۶ھ

بندہ عبدالرؤف

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
دارالافتاء' دارالعلوم کراچی
۱۱/۱۱/۱۴۱۶ھ

۴۔ معذرت میں مزید کہا گیا ہے:

"تاہم از خود ہم نے فوری طور پر مذکورہ ڈیزائن پر مبنی اسٹاک ضائع کردیا ہے اور نہ ہی بازار میں فروخت کیا گیا ہے"۔

جب آپ کو جرم کا اقرار ہی نہیں تو اسٹاک کو ضائع کرنے اور بازار میں فروخت نہ کرنے کی وجہ خوف خدا یا محاسبہ آخرت نہیں' بلکہ لوگوں کا منہ بند کرنا اور ثبوت جرم کو مٹانا ہی ہوسکتی ہے' وہ سٹاک کہیں باہر ملک بھیج دیا گیا ہوگا' چونکہ اپنے ملک میں "عالمی معیار کے ملبوسات" ہضم نہیں ہوسکے' باہر کے لوگ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

۵۔ مل مالکان سے یہ گزارش (ان کے دین وایمان کی بھلائی کے لئے) بے جا نہیں ہوگی کہ وہ اپنے گھناؤنے جرم پر تاویلات کے غلاف چڑھانے کی کوشش نہ کریں' بلکہ ایک سچے مسلمان کی طرح اپنے جرم کا اقرار واعتراف کرکے بارگاہ الٰہی میں توبہ کریں۔ "نادانستہ" کا لفظ کہہ دینے سے جرم ہلکا نہیں ہوجاتا' اور نہ آدمی بری الذمہ ہوجاتا ہے' ہاں! سچے دل سے جرم کا اقرار کرکے اس پر ندامت کا اظہار کرنا جرم کو عنداللہ لائق معافی بنادیتا ہے۔

بعض گناہ ایسے سنگین ہیں کہ نادانستہ بھی سرزد ہوجائیں تو ان پر کفارہ لازم آتا ہے' کون نہیں جانتا کہ "قتل خطاء" نادانستہ ہی سرزد ہوتا۔ لیکن قرآن کریم نے اس کی سزا (دیت ادا کرنے کے علاوہ) یہ مقرر فرمائی ہے کہ قاتل' مسلمان بردہ آزاد کرے' اور اگر وہ میسر نہ ہو تو یہ مقرر فرمائی ہے کہ قاتل' مسلمان دو مہینے کے مسلسل پے درپے روزے رکھے۔

قرآن کریم کی آیات کی نادانستہ بے حرمتی "قتل خطا" سے کم درجہ کا گناہ نہیں' سوال یہ ہے کہ اگر آپ کو اپنے گناہ کا احساس ہوگیا ہے تو آپ نے اپنے اس گناہ کا کیا تدارک کیا ہے؟' اور اگر احساس گناہ بھی پیدا نہیں ہوا تو توبہ واستغفار سے کیا نفع ہوگا؟۔ یہ صریح منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟

○

کپڑوں پر قرآنی آیات چھاپنے کا یہ واحد واقعہ نہیں' بلکہ ایسا لگتا ہے کہ یہودیوں نے ایک سازش کے تحت یہاں اس کا جال پھیلادیا ہے' حال ہی میں ایک صاحب نے مجھے کپڑے کا ایک ٹکڑا دکھایا' جس میں خط نسخ میں پوری سورہ فاتحہ چھپی ہوئی ہے' اور نستعلیق میں حافظؒ کے اشعار چھپے ہوئے ہیں' یہ بھی عورتوں کے پہننے کی لان ہے۔

○

اسی نوعیت کا ایک واقعہ ابھی چند دن پہلے اخبارات میں شائع ہوا: جو درج ذیل ہے:

"قرآنی آیات والے کپڑے سلوانے کی خواہشمند خواتین کو درزی نے زخمی کردیا"

"انکار کے باوجود کپڑے سلوانے پر اصرار سے مشتعل ہو کر محمد عارف نے گمد ر عورتوں کے سر پر دے مارا"

"مذہب کی توہین پر خاموش نہیں رہ سکتا' جو کچھ کیا اللہ کے نام پر کیا' گرفتاری کے بعد بیان"

"کراچی (رپورٹ محمد عارف) قرآنی آیات والے کپڑے سلوانے کی خواہش مند دو خواتین کو درزی نے گمد ر مار کر شدید زخمی کردیا۔ واقعات کے مطابق پی ای سی ایچ ایس بلاک ۲ کمرشیل ایریا کے پلاٹ نمبر

۵۴۱ پر واقع درزی محمد عارف کے پاس منگل کی شام دو بوڑھی خواتین ثمینہ بخاری اور بشریٰ تاثیر اپنے ڈرائیور فیض الرحمٰن کے ہمراہ پہنچیں۔ ان خواتین نے درزی کو آیات والا کپڑا سینے کو دیا۔ درزی نے کپڑا دیکھنے کے بعد یہ کہہ کر سینے سے انکار کردیا کہ اس پر اللہ و رسول کے نام ہیں جس پر خواتین برہم ہو گئیں اور تلخ کلامی نے شدت پکڑلی۔ درزی دکان کے اندر سے مگدر اٹھا کر لایا اور خواتین کے سر پر دے مارا اور کہا کہ مجھے بشارت ہوئی تھی کہ دو خواتین اس قسم کا کپڑا لے کر آئیں گی انہیں قتل کردو۔ مگدر لگنے سے خواتین کے سر پھٹ گئے اور وہ بیہوش ہو گئیں۔ ڈرائیور فضل الرحمان ان خواتین کو لے کر آغا خان اسپتال چلا گیا جہاں زخمی خواتین اب تک بے ہوش ہیں۔ بعد ازاں ڈرائیور فضل الرحمان نے فیروز آباد تھانے میں رپورٹ درج کرائی۔ پولیس نے دفعہ ۳۰۷ کے تحت مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کرکے ملزم ۳۲ سالہ محمد عارف کو گرفتار کرکے مگدر برآمد کرلیا۔ تفتیشی افسر سب انسپکٹر اصغر بیگ نے بتایا کہ تفتیش کے دوران ملزم نے کہا کہ یہ خواتین ہمارے مذہب کی توہین کررہی تھیں۔ میں نے جو کچھ کیا اللہ کے نام پر کیا کیونکہ میں جو کام کرتا ہوں اللہ کے نام پر کرتا ہوں۔"

(روزنامہ جسارت ۲۸ مارچ)

یہود و نصاریٰ ایک طرف عورتوں کے ملبوسات پر قرآنی آیات اور اسلام کے اسماء مقدسہ چھاپ چھاپ کر مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کررہے ہیں۔ میرے سامنے اس وقت پیرس اور مغربی ممالک کی ماڈل گرل نمائش کی کئی تصویریں موجود ہیں' اور دوسری طرف پاکستانی کپڑا تیار کرنے والوں کو "عالمی معیار کے ملبوسات" کا جھانسا دیا جارہا ہے' تاکہ یہ پاکستانی بھی قرآنی آیات اور شعائر اسلام کی توہین میں یہود و نصاریٰ کی صف میں کھڑے ہو جائیں' اور تیسری طرف اگر ان ستم رانیوں کے خلاف آواز بلند کی جاتی ہے تو "امریکہ بہادر" کی طرف سے بنیاد پرستی کا فتویٰ فوراً جڑ دیا جاتا ہے' اور ہماری "زنانہ حکومت" اس امریکی فتویٰ پر صاد کرنے کے لئے بے تاب رہتی ہے' یہ تمام امور قہر الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے' ہم ارباب اقتدار سے گزارش کرتے ہیں کہ خدارا قہر الٰہی کو دعوت نہ دیجئے' اور ایسے تمام لوگ جو اسلام اور قرآن کی حرمت سے کھیلتے ہیں ان کا سدباب کیجئے' اس سے قبل کہ مسلمانوں کو ان موذیوں کا علاج خود کرنا پڑے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ صفوۃ البریۃ

سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین

O

قومی خرچے پر بے نظیر۔ لغاری وغیرہ کے عمرے ناجائز ہیں

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) قومی بیت المال قومی امانت ہے۔ مصرف شرعی کے علاوہ خرچ خیانت ہے۔ مولانا اکرم طوفانی نے ایک مجلس مذاکرہ میں جس کا عنوان تھا قومی خزانہ اور اس کا مصرف شرعی۔ اسٹوڈنٹ ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر کے اور صدر لغاری کے عمرے جو انہوں نے قومی خزانے سے رقم خرچ کرکے کئے ہیں سراسر شرعی اصولوں کے خلاف ہیں ان کو چاہئے ان عمروں پر خرچ آنے والی رقومات قومی خزانہ میں جمع کراویں۔ بصورت دیگر ان کے عمرے بھی ضائع اور قومی خزانے میں خیانت کے مرتکب ٹھہرائے جائیں گے۔

انہوں نے کہا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال کی خوشبو تقسیم کرتے وقت اپنی ناک کو روئی سے بند کردیا تھا۔ تاکہ خوشبو سے قبل از تقسیم فائدہ نہ اٹھایا جاسکے۔

مولانا زاہد الراشدی

نیشن آف اسلام

امریکہ میں مسلمان کہلوانے والے منکرین ختم نبوت کا گروہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم!

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ان دنوں سیاہ فام امریکیوں کی معروف تنظیم "نیشن آف اسلام" کے سربراہ لوئیس فرخان کو لیبیا کے صدر محترم کرنل معمر القذافی کی طرف سے ملنے والی ایک ارب ڈالر کی امداد اعلیٰ حلقوں میں زیر بحث ہے اور امریکی کانگریس کے ایک ممبر پیٹر کنگ نے کہا ہے کہ لوئیس فرخان کو کانگریس کے سامنے اس امر کی وضاحت کے لئے طلب کیا جائے گا کہ انہیں صدر قذافی کی طرف سے ملنے والی امداد سے امریکی قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ لوئیس فرخان نے گزشتہ دنوں لیبیا اور عراق کا دورہ کیا ہے اور اس سے قبل امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں "نیشن آف اسلام" کی منعقد کردہ عوامی ریلی عالمی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پوری دنیا کے سامنے آچکی ہے جس میں دس لاکھ کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی تھی اس عوامی ریلی کی قیادت لوئیس فرخان نے کی اور اس میں تلاوت قرآن کریم اور اذان کے خصوصی اہتمام کے ساتھ دنیا کو یہ بتایا گیا کہ "نیشن آف اسلام" امریکہ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے جو اپنے اثر و رسوخ میں مسلسل اضافہ کر رہی ہے۔

اس پس منظر میں ضروری ہو گیا ہے کہ "نیشن آف اسلام" کے بارے میں تعارفی معلومات کو منظر عام پر لایا جائے تاکہ عام مسلمان امریکہ میں اسلام کے نام پر تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے والی اس تحریک کے عقائد و نظریات اور مقاصد سے آگاہ ہو سکیں "نیشن آف اسلام" امریکہ کے آنجہانی سیاہ فام لیڈر ایلیجاہ محمد کی قائم کردہ تنظیم ہے اور گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھانے سے قبل اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ لفظ "عالی جاہ" نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ہاں عام طور پر لکھا جاتا ہے بلکہ "ایلیجاہ" (ELIJAH) ہے جو الیاس کا انگلش تلفظ ہے جس طرح یعقوب کو انگریزی میں جیکب اور یوسف کو جوزف بولا جاتا ہے اسی طرح الیاس کو ایلیجاہ بولا جاتا ہے۔ ایلیجاہ محمد کا اصل نام "ایلیجاہ پول" تھا وہ ۱۸۹۷ء میں امریکی ریاست جارجیا میں عیسائیوں کے بپٹسٹ فرقہ کے ایک واعظ کے ہاں پیدا ہوا۔ آٹو موبائل کا کاریگر تھا۔ ۱۹۳۰ء میں اس کی ملاقات امریکی شہر ڈیٹرائیٹ میں "ولی ڈی فارد" نامی ایک مبلغ سے ہوئی اور اس سے متاثر ہو کر اس نے اسلام کے نام پر اس کا مذہب قبول کر کے اپنا نام ایلیجاہ محمد رکھ لیا "ولی ڈی فارد" جسے نیشن آف اسلام کے حلقوں میں ماسٹر ڈبلیو فارد محمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کے بارے میں "انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا" میں ہے کہ یہ شخص ۱۸۷۷ء میں مکہ میں پیدا ہوا اور ۱۹۳۰ء میں امریکہ چلا گیا وہاں اس نے ڈیٹرائیٹ اور شکاگو میں مسجدیں بنائیں' وہ سیاہ فام تھا' اس نے امریکہ کے سیاہ فاموں کو بتایا کہ وہ ان کی راہ نمائی اور نجات کے لئے بھیجا گیا ہے جبکہ "نیشن آف اسلام" کے ارکان کا اس کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ وہ خدا کا فرستادہ اور کالوں کا نجات دھندہ تھا بلکہ خود اللہ تعالیٰ اس کی شکل میں ظاہر ہوا تھا ایلیجاہ محمد ۱۹۳۰ء میں اس کا ساتھی بنا اور تھوڑے عرصہ میں ہی اس کے دست راست کی حیثیت اختیار کر لی ۱۹۳۴ء میں فارد محمد پراسرار طور پر غائب ہو گیا اور ایلیجاہ محمد نے اس کے جانشین کے طور پر اس گروہ کی قیادت سنبھال لی ایلیجاہ محمد کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ خدا کا پیغمبر ہے اور سیاہ فاموں کی نجات اور برتری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

امریکہ میں سیاہ فاموں پر صدیوں سے چلے آنے والے مظالم اور نسلی تفریق کے پس منظر میں اس نے اپنے پیرو کاروں کو یہ عقیدہ دیا کہ دنیا کی قدیم سوسائٹیوں کے اصل راہ نما سیاہ فام ہیں' جو حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں جبکہ سفید فام شیطان کی نسل سے ہیں اور ان کی برتری کا دور ختم ہونے والا ہے۔ اس نے سیاہ فاموں کو امریکی فوج میں بھرتی ہونے سے منع کیا جس کی پاداش میں اسے ۴۲ء سے ۴۶ء تک جیل بھگتنا پڑی اور اسے کالوں کے مسلمہ لیڈر کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اس نے اپنے

گروہ کا نام "نیشن آف اسلام" رکھا او "محمد بوتا ملے" کے نام سے آرگن جاری کیا اس نے کہا کہ سیاہ فام سب کے سب فطرتاً" مسلمان ہیں اس لئے انہیں گوروں کے مذہب (عیسائیت) کو چھوڑ دینا چاہئے' ایلی جاہ محمد بنیادی طور پر سفید فاموں کے صدیوں سے چلے آنے والے مظالم کے خلاف سیاہ فاموں کے فطری رد عمل کا نمائندہ تھا اور اس کے عقائد و افکار اور سرگرمیاں سفید ناموں کے خلاف اسی رد عمل اور نفرت کے اظہار کے گرد گھومتی رہیں' لیکن اس نے "اسلام" کا لبادہ اوڑھ کر اپنی تحریک کو مذہبی رنگ دے دیا۔ اسی دوران اسے عالمی مکہ باز محمد علی کلے اور ما لکم ایکس جیسے ساتھی مل گئے جن کی وجہ سے اس کی تحریک کو بہت زیادہ شہرت اور وسعت حاصل ہوئی محمد علی کلے کو تو ساری دنیا جانتی ہے البتہ ما لکم ایکس کا تعارف یہ ہے کہ یہ شخص ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوا اس کا اصل نام ما لکم لٹل تھا۔ ہوش سنبھالتے ہی جرائم کی دنیا میں آگے بڑھنے لگا اور رفتہ رفتہ ایک ٹولی کا لیڈر بن گیا ۱۹۴۶ء میں چوری کے الزام میں جیل چلا گیا جہاں سے ۵۲ء میں رہائی ملی جیل کے دوران ایلی جاہ محمد کی تحریک سے متعارف ہوا اور اس میں شامل ہو گیا رہائی کے بعد ایلی جاہ محمد سے ملا اور اس کا سرگرم ساتھی بن گیا' شعلہ نوا مقرر تھا۔ تھوڑے دنوں میں ایلی جاہ محمد کے دست راست کی حیثیت اختیار کر لی اسی طرح محمد علی کلے نے بھی ایلی جاہ محمد کی تحریک سے متاثر ہو کر "اسلام" قبول کیا تھا اس لئے وہ بھی اس گروہ کے لئے خاصی تقویت کا باعث بنا لیکن ما لکم لٹل جو اب ما لکم ایکس یا ما لکم شہباز کے نام سے متعارف ہو چکا تھا اور محمد علی کلے دونوں کو یہ فضا زیادہ دیر تک راس نہ آئی محمد علی کلے کو دنیا کے مختلف حصوں کے مسلمانوں سے ملاقات کا موقع ملتا رہتا تھا اس لئے اس نے جلد محسوس کر لیا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا اسلام اور ایلی جاہ محمد کا اسلام دو مختلف اور متضاد مذہب ہیں جبکہ ما لکم ایکس کو ۱۹۶۴ء میں حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین میں حاضری کا موقع ملا تو دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمانوں کو دیکھ کر اس کے ذہن کے دریچے کھل گئے چنانچہ حج سے واپسی پر امریکہ پہنچ کر اس نے ایلی جاہ محمد کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا اور محمد علی کلے نے بھی اس بغاوت میں اس کا ساتھ دیا۔ ان دونوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کی بنیاد پر دنیا بھر کی مسلمان برادری میں شمولیت اختیار کر لی اور ما لکم شہباز نے نیویارک میں "مسلم مسجد" کے نام سے الگ مرکز بنایا جو راقم الحروف نے دیکھا ہے ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ما لکم شہباز کو شہید کر دیا گیا جس کے بارے میں عام طور کہا جاتا ہے کہ یہ قتل ایلی جاہ محمد کے ایماء پر کیا گیا۔

ایلی جاہ محمد اس کے بعد ۱۹۷۵ء تک زندہ رہا اور اپنے گروہ کی قیادت کرتا رہا ۱۹۷۵ء میں اس کی وفات ہوئی تو اس کے بیٹے وارث دین محمد نے اس کے جانشین کی حیثیت سے گروہ کی قیادت سنبھال لی لیکن باپ کے غلط عقائد پر قائم رہنے کی بجائے اس نے بھی ما لکم شہباز شہید" اور محمد علی کلے کا راستہ اختیار کیا اور اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیم کا نام بدل دیا اور اپنے ساتھیوں کے لئے "بلالی مسلم" کا خطاب اختیار کیا مگر بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ وارث دین محمد کے ان اعلانات کے بعد ایلی جاہ محمد کے ایک اور ساتھی' "لوئیس فرخان" نے جو اس سے قبل ما لکم شہباز شہید اور محمد علی کلے کے ساتھیوں میں شمار ہوتا تھا الٹی زقند لگا کر ایلی جاہ محمد کی جانشینی کا دعویٰ کر دیا اور اس کے عقائد پر واپس جاتے ہوئے اس کے گروہ کی قیادت سنبھال لی چنانچہ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وارث دین محمد' محمد علی کلے اور ان کے ساتھ امام سراج وہاج اہل السنۃ والجماعت (شافعی مسلک) عقائد کی بنیاد پر صحیح العقیدہ مسلمانوں کی راہ نمائی کر رہے ہیں جبکہ لوئیس فرخان ایلی جاہ محمد کے جانشین ہونے کا دعویٰ کر کے "نیشن آف اسلام" کی قیادت سنبھالے ہوئے ہے۔

لوئیس فرخان انتہائی عیار اور چالاک شخص ہے جو ایک طرف تو ایلی جاہ محمد کا نمائندہ قرار دیتا ہے اور اپنے سرکاری آرگن "دی فائنل کال" میں اس کے عقائد و نظریات کا مسلسل پرچار کر رہا ہے مگر دوسری طرف دنیا بھر کی مسلمان تنظیموں اور حکومتوں کے ساتھ روابط بڑھا کر ان سے اخلاقی اور مالی تعاون بھی حاصل کر رہا ہے۔ یہ شخص ایلی جاہ محمد کے غلط عقائد کے خلاف بغاوت میں محمد علی کلے اور ما لکم شہباز شہید کے ساتھ تھا لیکن وارث دین محمد کے اعلانات کے بعد جب ایلی جاہ محمد کی سیٹ خالی دیکھی تو فوراً" پلٹ کر اس کے گروہ کی قیادت سنبھال لی' اس نے ایلی جاہ محمد کے بیٹے وارث دین محمد کے خلاف امریکی عدالتوں میں ایک طویل مقدمہ لڑا کہ چونکہ وارث دین محمد اپنے باپ کے عقائد سے منحرف ہو گیا ہے اس لئے ایلی جاہ محمد اور نیشن آف اسلام کے اثاثوں پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ مقدمہ لوئیس فرخان نے جیت لیا ہے اور وہ تمام اثاثے اب اس کے پاس ہیں لیکن مسلمان اداروں سے مفادات اٹھانے میں بھی وہ پیش پیش ہے۔ ۱۹۹۰ء میں رابطہ عالم اسلامی نے امریکہ میں مسلمان تنظیموں کی ایک کانفرنس منعقد کی تو اس میں لوئیس فرخان بطور مہمان خصوصی شریک تھا اس نے اس کانفرنس کی رپورٹ اور تصویریں اپنے آرگن "دی فائنل کال" کے ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء کے شمارے میں نمایاں طور پر "مسلمان متحد ہو گئے" کے عنوان کے ساتھ شائع کیں جبکہ اسی شمارے میں "دی فائنل کال" کی پرنٹ لائن یوں درج ہے

Published by Minister Louis Farrakhan national representative the honourable Elijah Muhammad and the Nation of Islam.

اس پر امریکہ کی مسلمان تنظیموں میں اضطراب پیدا ہوا چنانچہ شکاگو کے ایک مسلم ادارہ "انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک انفارمیشن اینڈ ایجوکیشن" کے ڈائریکٹر ڈاکٹر امیر علی صاحب نے رابطہ عالم اسلام کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کو ایک تفصیلی یادداشت بھجوائی جس کی ایک کاپی شکاگو حاضری کے موقع پر انہوں نے مجھے بھی مرحمت فرمائی' اس یادداشت کے ساتھ "نیشن آف اسلام" کے سرکاری ترجمان "دی فائنل کال" کی ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت کے ایک صفحہ کی فوٹو کاپی بھی منسلک ہے جسمیں "ایلیج محمد" کی فوٹو کے ساتھ "مسلمانوں کے عقائد کیا ہیں؟" کے عنوان سے "نیشن آف اسلام" کے عقائد درج ہیں ان عقائد میں جہاں کالوں کی برتری اور آنے والے دور میں ان کی بالادستی کا ذکر ہے وہاں یہ بھی ہے کہ قیامت امریکہ میں قائم ہوگی اور اس کے نتیجے میں کالوں کی حکومت قائم ہو جائے گی' ان عقائد میں یہ بھی لکھا ہے کہ قیامت کے دن سزا و جزا کا تعلق جسم و بدن کے ساتھ نہیں ہوگا بلکہ یہ روحانی اور ذہنی سکون یا اذیت کی صورت میں ہوگی اور انہی عقائد میں ماسٹر ڈبلیو فارد محمد کے بارے میں لکھا ہے کہ

We believe that Allah (God) appeared in the person of Master W. Fard Muhammad July 1930 the long awaited Messiah of the Christian and the Mahdi of the Muslims.

"ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ۱۹۳۰ء میں ماسٹر فارد محمد کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ یہ وہی مسیح ہے جس کا عیسائیوں کو مدت سے انتظار ہے اور وہی مہدی ہے جس کا مسلمانوں کو انتظار ہے" اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ لوئیس فرخان کی قیادت میں "نیشن آف اسلام" کے نام سے پیش رفت کرنے والی اس جماعت کا اسلام اور ملت اسلامیہ کے ساتھ کتنا کچھ تعلق ہے اور بعض مسلمان حکومتیں اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کے نام پر کس قسم کے گمراہ گروہوں کو آگے بڑھا رہی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ادارے اور جماعتیں اس سلسلہ میں بیداری کا مظاہرہ کریں اور "نیشن آف اسلام" کو تقویت دینے کی بجائے امریکہ بھر کے مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچانے کے لئے اپنی دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا اہتمام کریں۔

O

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعائت

سم۔ این آر ایونیو نزد جہانگیر پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ'

حج میں اسلام کا اصلاحی کردار

اسلام نے گزشتہ تین ارکان کی طرح حج میں بھی اپنا اصلاحی و تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے' اہل جاہلیت نے حج میں بہت سی جاہلی عادات اور بہت سی بے اساس رسمیں اور بدعتیں شامل کردی تھیں ------جو حج میں کھلی ہوئی تحریف تھی' اس نے حج کے فوائد و مقاصد کو بے حد نقصان پہنچایا' جاہلی حمیت' قبائلی نخوت' قریش کا فخر و تکبر اور امتیازی برتاؤ ان تحریفات و اضافات کا سب سے بڑا محرک تھا' قرآن مجید اور شریعت اسلامی نے اس بدعت و تحریف کا خاتمہ کیا' ایک ایک نشان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اس سے بہتر چیز عطا کی۔

جاہلیت میں قریش حاجیوں کے ساتھ عرفات نہیں جاتے تھے' بلکہ حرم ہی میں رکے رہتے تھے' وہ کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ میں سے ہیں اور بیت اللہ کے محافظ و مجاور ہیں' ان کا منشا یہ تھا کہ وہ بقیہ لوگوں سے ممتاز رہیں' اپنی پوزیشن اور حیثیت اور جو امتیاز و فوقیت ان کے خیال میں ان کو حاصل تھی اس کو برقرار رکھ سکیں' اللہ تعالیٰ نے اس جاہلی اور نسلی امتیاز کو ختم کیا اور ان کو حکم دیا کہ جس طرح اور لوگ کرتے ہیں وہی وہ بھی کریں اور عرفات میں قیام کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' ثم افیضوا من حیث افاض الناس (سورہ بقرہ۔ ۱۹۹)

ہاں تو تم جاکر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔

امام بخاری" اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش اور وہ لوگ جو ان کے طریقہ پر تھے مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور ان کو "حمس" کہا جاتا تھا۔ بقیہ سب عرب عرفات میں قیام کرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبیؐ کو حکم دیا کہ عرفات جائیں اور وہاں قیام بھی کریں' پھر سب کے ساتھ وہاں سے واپس ہوں اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے (من حیث افاض الناس) ابن کثیر' ابن عباس' مجاہد' عطاء' قتادہ' سدی اور دوسرے اکابر کا یہی خیال ہے' ابن جریر سے بھی یہی مروی ہے اور سب کا کال اس پر اجماع ہے۔

عہد جاہلیت میں حج کا موسم ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مناظرہ و مقابلہ کا اسٹیج بن گیا تھا' جس طرح "عکاظ" "ذوالمجنہ" اور "ذوالمجاز" کے بازار اور میلے تھے۔ اہل جاہلیت ہر ایسی تقریب اور ایسے موقع کی تلاش میں رہتے تھے جہاں قبائل کو جمع ہو کر قصیدہ خوانی اور لن ترانی کا موقع مل سکے اور اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے بڑھ چڑھ کر بیان کیے جائیں "منیٰ" کا اجتماع اس جاہلی جذبہ کی تسکین کا بہترین ذریعہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور اس کا بہترین بدل عنایت فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

فاذا قضیتم مناسکم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم اواشد ذکرا (سورہ بقرہ ۲۰۰)

پھر جب تم اپنے مناسک ادا کرچکے ہو' تو اللہ تعالیٰ کی یاد کرو' اپنے باپ دادوں کی یاد کی طرح بلکہ یہ یاد اس سے بڑھ کر ہو۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "اہل جاہلیت حج کے موسم میں ایک دوسرے سے مفاخرت کرتے تھے' کوئی یہ کہتا تھا کہ میرے باپ اس طرح کھلاتے پلاتے تھے اور اس طرح دوسروں کا بوجھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کی طرف سے خوں بہا دیتے تھے۔ اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں کی توصیف کے سوا ان کا کوئی کام نہ تھا' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم اواشد ذکرا۔

حج نے مرور زمانہ کی وجہ سے اپنا تقدس' پاکیزگی اور سادگی و صفائی بڑی حد تک کھودی تھی اور جاہلیت کے میلوں کی طرح ایک میلہ بن کر رہ گیا تھا جس میں ہر طرح کی تفریح' کھیل تماشے اور لڑائی جھگڑے ہونے لگے تھے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی مذمت فرمائی اور ارشاد ہوا:

فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ (سورہ بقرہ۔ ۱۹۷)

"تو پھر حج میں نہ کوئی فحش بات ہونے پائے اور نہ کوئی بے حکمی اور نہ کوئی جھگڑا۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں' مالک" نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول "ولا جدال فی الحج" یہ تھا کہ قریش مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس قیام کرتے تھے اور ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے تھے' ایک گروہ کہتا تھا ہم حق پر ہیں' دوسرا کہتا تھا ہم

حق پر ہیں‘ ہمارے خیال میں یہی بات تھی‘ باقی صحیح علم اللہ کو ہے“۔ محمد بن کعب ؒ کہتے ہیں کہ قریش جب منیٰ میں جمع ہوتے تھے تو ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ ہمارا حج تم سے زیادہ مکمل ہوا‘ دوسرے لوگ بھی اسی طرح جواب دیتے تھے۔

اسی طرح عہد جاہلیت میں عرب جب اپنے معبودوں کے لئے قربانیاں کرتے تھے تو گوشت ان معبودوں کے سامنے رکھ دیتے تھے اور خون ان کے اوپر چھڑک دیتے تھے‘ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لن ینال اللّٰہ لحو مہا ولا دماوھا۔(سورہ حج۔ ۳۷)

اللہ تک ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون

ابن کثیر ابن حاتم سے روایت کرتے ہیں‘ وہ علی ن الحسین سے‘ وہ محمد بن ابی حماد سے‘ وہ ابراہیم بن مختار سے‘ وہ ابن جریج سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت اونٹوں کا خون اور گوشت بیت اللہ پر ڈال دیا کرتے تھے‘ صحابہ کرامؓ نے یہ دیکھ کر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لن ینال اللّٰہ لحو مہا ولا دماوھا ولکن ینالہ التقوی منکم

اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون‘ البتہ اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

عہد جاہلیت میں ایک رواج یہ تھا کہ جب حج کی نیت کر لیتے تھے تو گھروں میں دروازہ سے ہرگز داخل نہیں ہوتے تھے اور اس کو بہت بڑا گناہ اور حج کو مجروح کرنے کے مترادف سمجھتے تھے‘ جب تک حالت احرام میں رہتے پیچھے سے دیوار پھاند کر گھر آتے‘ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی نفی فرمائی اور فرمایا کہ ایسا کرنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

لیس البر بان تاتو البیوت من ظھور ھا ولکن البر من التقی واتوالبیوت من ابوابھا۔(سورہ بقرہ۱۸۹)

یہ تو (کوئی بھی) نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ‘ البتہ نیکی یہ ہے کہ جو کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آئے۔“

بخاری میں عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت ہے‘ وہ اسرائیل سے‘ وہ ابو اسحٰق سے وہ براء سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت جب احرام میں ہوتے تو گھر میں پیچھے سے داخل ہوتے تھے‘ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لیس البر بان تاتو البیوت من ظھور ھا ولکن البر من التقی واتوالبیوت من ابوابھا۔

یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ‘ البتہ نیکی یہ ہے کہ جو کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے‘ اور گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آؤ۔“

ابوداؤد طیالسی نے شعبہ‘ ابو اسحاق‘ براء سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انصار میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس آتا تو گھروں میں دروازہ سے داخل نہ ہوتا تھا‘ اس پر یہ آیت اتری۔

ایک رواج یہ تھا کہ بعض لوگ حج کے لئے زاد سفر کا انتظام کرنا اور اپنے ساتھ سامان لے جانا گناہ سمجھتے تھے‘ وہ توکل کا مظاہرہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے مہمان ہیں اس لئے زاد سفر و راحلہ کی کیا ضرورت‘ البتہ سوال کرنے اور بھیک مانگ کر اپنی ضرورت پوری کرنے میں ان کو کوئی عار نہ ہوتا تھا‘ بلکہ اس کو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا ایک مجاہدہ سمجھتے تھے‘ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی منع فرمایا اور ارشاد ہوا۔

وتزودوافان خیر الزادالتقویٰ (سورہ بقرہ)

”اور زاد راہ لے لیا کرو اور بہترین زاد راہ تو تقویٰ ہے۔“

ابن کثیرؒ عوفی سے روایت کرتے ہیں‘ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنے گھر سے اس حالت میں نکلتے کہ ان کے ساتھ کچھ بھی نہ ہوتا اور یہ کہتے کہ ہم بیت اللہ کا حج کرتے ہیں‘ کیا اللہ ہمیں نہ کھلائے گا‘ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (تزودوا) یعنی اتنا ضرور اپنے ساتھ رکھ جس سے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔

بخاری میں ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اہل یمن حج کے لئے جاتے تھے تو اپنے ساتھ زاد سفر نہ لیتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکلین میں سے ہیں‘ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وتزودوافان خیر الزاد التقویٰ“

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۷۵۵۷۳۰۔

اسی طرح اہل جاہلیت اس موسم میں تجارت کرنا بھی گناہ سمجھتے تھے اور ایک حلال چیز کو حرام سمجھ بیٹھے تھے' بخاری میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عکاظ' ذوالمجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے مشہور بازار تھے' لیکن حج کے زمانہ میں تجارت جرم تھی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لیس علیکم جناح ان تبتغو فضلا من ربکم (سورہ بقرہ)

"تمہیں اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے ہاں سے تلاش معاش کرو۔"

مجاہد ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب حج کے ایام میں بیع و شرا اور تجارت و کاروبار سے پرہیز کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی' لیس علیکم جناح ان تبتغو فضلا من ربکم

ایک بہت برا رواج یہ تھا کہ بیت اللہ کا طواف بعض لوگ برہنہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں طواف نہیں کرتے جن میں ہم معصیت کرتے ہیں' یہ فساد عظیم کا دروازہ اور خالص جاہلی عادت تھی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد (سورہ اعراف)

اے اولاد آدم' ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔

مسلم اور نسائی میں ابن جریر سے روایت ہے' وہ اپنے الفاظ میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت کعبہ کا طواف برہنہ ہو کر کرتے تھے' مرد دن میں عورتیں رات میں' عورتیں یہ شعر پڑھتی تھیں۔

الیوم یبدو بعضہ اوکلہ
وما بدامنہ فلا احلہ

اس پر یہ آیت نازل ہوئی "خذوا زینتکم عند کل مسجد"۔ عوفی ابن عباس سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ کعبہ کا طواف عریاں حالت میں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو زینت کا حکم دیا' زینت وہ لباس ہے جو جسم کے قابل ستر حصوں کو چھپائے اور اس سے خوش پوشاکی بھی نمایاں ہو' ابن کثیر لکھتے ہیں کہ مجاہد' عطاء' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیرؒ' قتادہ' سدی' ضحاک' مالک اور زہری نے اس آیت کی تفسیر میں یہی مسلک اختیار کیا ہے اور ان سب کا اس پر اتفاق کہ یہ آیت مشرکین کے ان طبقوں کے لئے نازل ہوئی جو کعبہ کا طواف برہنہ کرتے تھے۔

اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر اس کو ختم فرمایا اور حجتہ الوداع سے ایک سال قبل حضرت ابوبکرؓ کو وہاں بھیجا کہ وہ اس بات کا اعلان کریں کہ کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف نہ کرے۔

امام بخاریؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حجتہ الوداع سے ایک سال قبل جس وفد پر حضرت ابوبکرؓ کو آپ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا اس کو یہ ہدایت کردی کہ قربانی کے روز یہ اعلان کردے کہ اس سال کے بعد اب کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔" صحیح بخاری کتاب (باب حج ابی بکرؓ بالناس)

بعض اہل جاہلیت کا عقیدہ یہ تھا کہ صفا و مروہ کا طواف نہیں کرنا چاہئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔

صفا و مروہ بے شک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت (اللہ) کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر (ذرا بھی) گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے۔

عروہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ جو ان کا طواف کرلے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے بھانجے تم نے بالکل غلط کہا' اگر اس کو اس مفہوم پر محمول کیا جائے جو تم کہہ رہے ہو تو آیت کو اس طرح ہونا چاہئے تھا' (فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما) یہ آیت اس طرح نازل ہوئی کہ انصار اسلام سے پہلے اس (مناۃ) کے لئے تہلیل کرتے تھے جو (مشلل) کے پاس واقع ہے' جو اس کی تہلیل کرتا تھا صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا' پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا اور کہا ہم جاہلیت میں صفا و مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے طواف کی سنت جاری فرمائی' اب کوئی اس کو ترک نہیں کرسکتا' (صحیحین) امام بخاریؒ محمد بن یوسفؒ سے وہ سفیان سے وہ عاصم ابن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے صفا و مروہ کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کو پہلے جاہلیت کی نشانیوں میں سمجھتے تھے' جب اسلام آیا تو ہم نے اس کو جاہلیت کی بات سمجھ کر ترک کردیا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
(ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ)

شریعت اسلامی نے ان دور رس اور اہم اصلاحات کے ذریعہ اس عظیم رکن کو وہ ابراہیمی اصل اور حقیقی و پاکیزہ شکل در حقیقت دوبارہ عطا کی ہے جو ہر قسم کی تاویل و تحریف' آمیزش' ملاوٹ اور فریب کی دسترس سے دور اور ہر طرح مکمل اور محفوظ ہے۔

••

قربانی کے فضائل و مسائل

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ طریقہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوا ہے اور یہ ان کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کو ان میں کیا ملتا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی! عرض کیا اون والے جانور یعنی بھیڑ' دنبہ کے ذبح پر کیا ملتا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ابن ماجہ و احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی بھی نیک کام اللہ کے نزدیک (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور قیامت کے دن قربانی والا اپنے جانور کے بالوں اور سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثواب عظیم کا ذریعہ بنیں گیں) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ قبولیت پا لیتا ہے۔ لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۳۸ ترمذی و ابن ماجہ)

قربانی کے جانور اور ان کی عمریں

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں۔ گائے' بیل' بھینس' بھینسا' اونٹ' اونٹنی' بکری' بکرا' بھیڑ' مینڈھا' دنبہ' دنبی کی قربانی ہو سکتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اگرچہ کتنا ہی زیادہ قیمتی ہو اور کھانے میں جس قدر بھی مرغوب ہو' لہٰذا ہرن کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح دوسرے حلال جانور قربانی میں ذبح نہیں کیے جاسکتے۔

گائے' بیل' بھینس' بھینسے کی عمر کم از کم دو سال اور اونٹ' اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال اور باقی جانوروں کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر بھیڑ' دنبہ سال بھر سے کم کا ہو لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو اگر اتنا موٹا تازہ ہو جس کا ابھی ذکر ہوا تو کسی مفتی کو دکھالیں' پھر ان کے قول کے مطابق عمل کریں۔

کیسے جانوروں کی قربانی درست ہے

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے جانور خوب عمدہ' موٹا' تازہ' صحیح' سالم' عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں حکم دیا قربانی کے جانور کی آنکھ' کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کا کان چرا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول کریم ﷺ نے (اپنی صاحبزادی) حضرت سیدہ فاطمہؓ سے (قربانی کے وقت) فرمایا کہ اے فاطمہ کھڑی ہو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کی وجہ سے تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے حضرت سیدہ فاطمہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا یہ فضیلت صرف ہمارے لئے یعنی اہل بیت کے واسطے مخصوص ہے یا سب مسلمانوں کے لئے ہے' آپ ﷺ نے فرمایا یہ فضیلت ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

(الترغیب الترہیب للحافظ المنذری ج ۲ صفحہ ۱۰۲)

حضور علیہ السلام کے پاس دو مینڈھے چتکبرے بڑے بڑے سینگوں والے لائے گئے آپ ﷺ نے انھیں لٹا کر ان کی گردن پر پاؤں رکھ کر بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا نہ اس کی نظریں تمہارے مال پر ہیں۔ بلکہ اسکی نگاہیں تمہارے دلوں پر اور تمہارے اعمال پر ہیں۔

ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے دو مینڈھے بہت موٹے تازے چکنے چتکبرے خصی ذبح کئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی فرمائی (مشکوٰۃ) ان حدیثوں سے قربانی کی بہت زیادہ تاکید معلوم ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ کے پابندی سے قربانی کرنے اور اس کے لئے تاکید فرمانے کی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اہل وسعت پر قربانی کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے کہ

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ (واجب کا درجہ فرض کے قریب ہے بلکہ عمل میں فرض کے برابر ہے۔)

جس کے پاس نصاب زکوٰۃ جتنا مال ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ جسے وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

مسائل

گائے' بیل' بھینس' بھینسا' اونٹ' اونٹنی میں سات حصے ہوسکتے ہیں یعنی ان میں سے ایک جانور میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں' خواہ ایک ہی آدمی ایک گائے لے کر اپنے گھر کے آدمیوں کے وکیل بنانے سے ان کا وکیل بن کر سات حصے تجویز کر کے ذبح کردے یا مختلف گھروں کے آدمی ایک ایک یا دو دو حصے لے کر سات حصے پورے کرلیں۔ دونوں صورتوں میں قربانی درست ہوجائے گی۔

○ چونکہ عقیقہ بھی ثواب کا کام ہے اس لئے قربانی کی گائے یا اونٹ میں اگر کچھ حصے قربانی کے اور کچھ عقیقہ کے ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔

○ یہ بات بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں' باپ' نانا' نانی' دادا' دادی کو کھانا درست نہیں سو اس کی کچھ اصل نہیں' اس کا حکم قربانی جیسا ہے۔

○ اگر چھ آدمیوں نے قربانی میں حصہ لیا اور ایک شخص نے ایک حصہ گوشت کھانے یا تجارت کرنے کی نیت سے لے لیا مقصد قربانی کا ثواب لینا نہ تھا تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی اگر قربانی کی گائے میں کسی مرتد' قادیانی' بددین کو شریک کرلیا تب بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔

○ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو تو تب بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔ نہ اس کی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ تھا نہ اس کی جس کا حصہ ساتویں حصہ سے کم تھا۔

○ چھوٹے جانور' یعنی بھیڑ' مینڈھا' بکرا' بکری وغیرہ میں شرکت نہیں ہوسکتی۔ ایک شخص کی جانب سے ایک ہی جانور ہوسکتا ہے۔

○ جو جانور تین پاؤں سے چلتا ہے اور چوتھا پاؤں رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے سہارا نہیں لیتا تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر چاروں پاؤں سے چلتا ہے اور ایک پاؤں میں کچھ لنگ ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

○ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جو باقی ہیں وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

○ اگر کسی جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں تو اس کی قربانی درست نہیں اور اگر دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی ہوسکتی ہے۔

○ قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر اور کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کرلیں گے اور قربانی کریں گے۔

اس کے بعد کچھ اور لوگ گائے میں شریک ہوگئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس میں کسی اور کا شریک کرنا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا تو دیکھنا چاہئے جس کو شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہیں ہے' ہے' اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

○ اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہوگیا اس لئے دوسرا خریدا' پھر وہ پہلا مل گیا تو اگر امیر کو ایسا اتفاق پڑا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں کی قربانی واجب ہوگی۔

○ سات آدمی گائے' بھینس وغیرہ میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں' بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ کم زیادہ رہے گا تو سود ہوجائے گا اور گناہ ہوگا۔

○ اگر قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی تو اس کے بدلہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے' ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہیں تھی اور اس نے ثواب کے شوق میں جانور خرید لیا تھا تو اسی کی قربانی کردے۔

○ شرعی مسافر یعنی جو شخص اپنے شہر یا بستی سے ۴۸ میل کے سفر کے ارادے سے ایام قربانی سے قبل سے نکلا ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہاں اگر قربانی کے دنوں میں سے کسی دن گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ ۱۵ دن قیام کی نیت کرلے تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔

○ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں لیکن عمر اتنی ہوچکی ہے جتنی قربانی کے جانور کی ہونی لازم ہے تو اس کی قربانی درست ہے اور اگر اس کے سینگ نکل آئے اور ان میں سے ایک یا دونوں کچھ ٹوٹ گئے تو ایسے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے ہاں اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے تو اس کی قربانی درست نہیں۔

○ خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بلکہ افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے حضور اقدس ﷺ نے خود ایسے جانوروں کی قربانی فرمائی ہے۔

○ قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتے ناطے کے لوگوں کو دے' اور فقیروں' محتاجوں کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے' لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

○ قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کردے یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کردے' وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہ وہی پیسے خیرات کرنا چاہئیں اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دے دیئے۔ تو بری بات ہے مگر ادا ہو جائیں گے۔

○ اگر کھال کو اپنے کام میں لائے' جیسے اس کی مشک یا ڈول یا جانماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

○ کھال کی قیمت کو مسجد کی تعمیر' مرمت یا اور کسی کام میں لگانا درست نہیں خیرات ہی کرنا چاہئے۔

○ کچھ گوشت یا چربی' چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔

○ اپنی خوشی سے کسی مردے کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا' کھلانا' بانٹنا سب درست ہے۔ جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

قربانی کا وقت

بقر عید کی دسویں تاریخ صبح سے لے کر بارھویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کا سب سے افضل دن بقر عید کا دن ہے پھر گیارھویں تاریخ پھر بارھویں تاریخ۔

بارھویں تاریخ کا سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرلینا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں۔

○ بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ نماز عید پڑھ چکیں تب قربانی کریں۔ البتہ اگر کوئی دیہات یا گاؤں میں ہو جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی تو وہاں دسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد قربانی کردینا درست ہے۔

○ دسویں سے بارھویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں' لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی نہ ہو اگر خوب زیادہ روشنی ہو جیسی شہروں میں بجلی یا ڈے لائٹ کی روشنی ہوتی ہے تو رات کو قربانی کرلینے میں کوئی حرج نہیں۔

○ اگر کوئی شہر کا رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہو لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھالے۔

قربانی کا گوشت

○ مالدار کو بھی قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں اور اپنے نوکر چاکر کو دینا بھی درست ہے لیکن کام کے بدلے اور محنت مزدوری کے معاوضے میں نہیں دے سکتے اگر کوئی نوکر غیر مسلم ہے اس کو بھی قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں بلکہ نوکر کے علاوہ بھی کوئی پاس پڑوس میں کافر گوشت طلب کرے تو اس کو بھی دینا درست ہے۔

○ قربانی کے دنوں میں جانور کی قربانی ہی کرنا لازم ہے اگر جانور کو زندہ صدقہ کردیا تو قربانی ادا نہیں ہوئی ہاں اگر قربانی کے دنوں میں کوئی شخص ذبح نہ کر سکا مثلاً" جانور نہ ملا یا کوئی اور بات پیش آگئی تو تین دن گزر جانے کے بعد اگر جانور موجود ہے تو اس کو صدقہ کردے ورنہ کسی محتاج کو قیمت دے دے۔

○ قربانی صرف اپنی جانب سے واجب ہے اپنی اولاد یا اپنی بیوی کی طرف سے یا والدین کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں' البتہ اگر مالیت کے اعتبار سے ان لوگوں پر الگ الگ قربانی واجب ہوتی ہو تو ہر ایک شخص اپنی اپنی طرف سے قربانی کرے۔

○ اگر کسی کے ذمہ مسئلہ کی رو سے قربانی واجب نہ تھی یعنی اس کے پاس اتنا مال نہ تھا جس پر قربانی واجب ہوتی لیکن اس نے جانور خرید لیا تو اب اس پر قربانی واجب ہو گئی۔

○ قربانی کے جانور کے تھنوں میں اگر دودھ اتر آئے اور ذبح کا وقت نہیں آیا تو تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیں تاکہ دودھ اترنا رک جائے اور اگر دودھ نکال لیا تو اس کو صدقہ کردیں۔ اسی طرح ذبح سے پہلے اگر اون کاٹ لیا تو اس کا بھی صدقہ کردیں ہاں اگر ذبح کے بعد دودھ نکالا یا اون کاٹا تو اس کو اپنے کام میں لاسکتے ہیں۔ اگر قربانی نذر کی ہو تو اگرچہ ذبح کے بعد دودھ نکالا یا اون کاٹا ہو تب بھی دونوں چیزوں کا صدقہ کردیں۔

○ جو جانور اندھا یا کانا ہو' ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

○ اتنا دبلا مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو' اس کی قربانی درست نہیں اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ نہیں' اس کی قربانی درست ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

قربانی کی منت اور وصیت

○ جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کردے۔ نہ آپ

کھائے نہ امیروں کو دے اس میں سے جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

○ اگر کوئی وصیت کرکے مرگیا کہ میرے ترکہ سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اس کی وصیت کے مطابق اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کا تمام گوشت وغیرہ خیرات کردینا واجب ہے (واضح رہے کہ وصیت میت کے ترکہ کے ۱/۳ کے اندر اندر نافذ ہوسکتی ہے۔)

غائب کی طرف سے قربانی

کوئی شخص یہاں موجود نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اس کے کہنے یا خط لکھنے کے قربانی کردی تو یہ قربانی درست نہیں ہوئی اور اگر کسی غائب کا حصہ اس کی اجازت کے بغیر تجویز کرلیا گیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اگر غائب آدمی خط لکھ کر وکیل بنادے تو اس کی طرف سے قربانی کرسکتے ہیں جن کے لڑکے شرق الاوسط ایشیا کے کسی دور شہر میں ہیں یا یورپ و امریکہ میں ملازم ہیں اور وہ لکھ دیں کہ ہماری طرف سے قربانی کردی جائے تو ان کی طرف سے قربانی کرنے سے ادا ہوجائے گی۔

ذبح کرنے کا بیان

○ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اور دوسرے سے بھی ذبح کرانا جائز ہے اگر دوسرے سے ذبح کرائے اور خود وہاں موجود ہو تو بہتر ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہؓ کو قربانی کے جانور کے قریب حاضر ہونے کو فرمایا مگر عورت کو پردہ کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

○ مسلمان کا ذبح کرنا بہرحال درست ہے' چاہے عورت ذبح کرے یا مرد' چاہے پاک ہو یا ناپاک۔

○ مرتد' زندیق' قادیانی' ملحد کا ذبیحہ حرام ہے۔ ان سے ذبح نہ کرائیں نہ قربانی کے موقع پر اور نہ کسی اور موقعہ پر اگر ان سے ذبح کرالیا تو نہ قربانی ہوگی نہ گوشت حلال ہوگا۔

○ ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرکے تیز چھری ہاتھ میں لے کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں' ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرے کے دائیں بائیں ہوتی ہیں' اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہے اور اس کا کھانا درست نہیں ہے۔

○ ذبح کرتے وقت بسم اللہ قصداً" نہیں کہا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔

○ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ اور منع ہے اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا اور کاٹنا بھی مکروہ ہے۔

○ اگر مادہ جانور کی قربانی کی اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہوگئی۔ اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔

○ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردیا تو بھی قربانی درست ہوگئی اگر یاد ہو تو دعا پڑھ لینا بہتر ہے۔

○ جب قربانی کا جانور ذبح کردے تو اس کی جھول رسی اور نکیل وغیرہ صدقہ کردے۔

بعض لوگ بدھیہ (خصی) جانور کی قربانی درست نہیں سمجھتے ہیں سو یہ انہیں غلطی ہے۔ بدھیہ جانور کی تو اور زیادہ فضیلت ہے۔ ہمارے پیغمبر ﷺ نے بدھیہ جانور کی قربانی فرمائی ہے۔

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹادے تو یہ دعا پڑھے:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له و بذلک له امرت وانا من المسلمین اللهم منک ولک

میں اس اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے میں سب سے الگ ہوکر خدا کی عبادت کرتا ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبردار لوگوں میں سے ہوں! الٰہی میں تیری خوشنودی کے لئے یہ قربانی کرتا ہوں۔

بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ذبح کرے اور ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللهم تقبل منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراهیم علیهما الصلوة والسلام

الٰہی تو میری قربانی قبول فرما جس طرح تو نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ اور اپنے خلیل (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی ہے۔

ذبح کی اغلاط

○ بعض لوگ ذبح کرتے وقت حرام مغز (وہ سفید غدود جو گردن کی ہڈی کے اندر ہوتی ہے) کاٹ ڈالتے ہیں حالانکہ جن رگوں کا کٹنا ضروری ہے وہ پہلے کٹ چکی ہوتی ہیں یہ غلط ہے۔ اور ایسا کرنا مکروہ ہے ...... اسی طرح بعض لوگ ذبح کرتے وقت گردن توڑ دیتے ہیں یہ بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے جانور کو زائد تکلیف ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف میں منع ہے۔ ○ مشہور ہے ذبح کرنے والے کی

بخشش نہ ہوگی۔ سو یہ محض غلط ہے۔ ○ بعض لوگ کہتے ہیں جس چاقو چھری سے جانور کو ذبح کیا جاوے اس کے حلال ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس چاقو چھری میں تین کیلیں ہوں۔ سو یہ محض غلط ہے۔ ○ بعض لوگ عورتوں کے ذبیحہ کو درست نہیں سمجھتے۔ سو یہ محض غلط ہے۔ ○ مشہور ہے کہ ولد الزنا (حرام زادہ) کا ذبیحہ درست نہیں۔ سو یہ محض غلط ہے۔ ○ مشہور ہے کہ عورت کا ذبیحہ کھانا درست نہیں۔ سو یہ محض غلط ہے۔ ○ مشہور ہے کہ جب انڈہ توڑا جائے تو اس پر خاص تکبیر پڑھ لی جائے۔ سو اس کی کوئی اصل نہیں۔ (اغلاط مسئلے)

○

اخبارِ ختم نبوّت

قادیانی کا ہر جگہ تعاقب جاری رہے گا

گولارچی (رپورٹ محمد سعید انجم راجپوت جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی یونٹ) حضور اکرم ﷺ سے بغاوت کا دوسرا نام قادیانیت ہے اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے گولارچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گولارچی کے زیر اہتمام جامع مسجد مدینہ میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی اس موقع پر مولانا حفیظ الرحمٰن مولانا راشد مدنی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد اسحاق' مولانا عبدالخیر ہزاروی قاری علی حیدر شاہ اور دیگر نے خطاب کیا مفتی حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ موجودہ حکومت کے برسراقتدار آتے ہی قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے ہمارے اسلاف نے ہر دور میں قادیانیوں اور ان کے سرپرست انگریزوں کا ہمیشہ تعاقب کیا ہے موجودہ حکومت کے دور میں قرآن مجید کی توہین اور کپڑوں پر آیات پرنٹ کرنے والے **ٹیزائنر** جوبلی کاٹن کوئن اور دوسرے متعلقہ اداروں کو ابھی تک سزا نہیں دی گئی انہوں نے موجودہ حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے انہوں نے کہا کہ ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں وہ ملک کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مسلمان کی طاقت اور قوت ایسی ہے کہ اس کے سامنے کسی کو ٹھہرنے کی جرأت نہیں ہے تمام امت عقیدہ ختم نبوت پر متفق ہیں مسلمان ہر ایک کے ساتھ رواداری کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے غدار کے ساتھ کوئی روا داری نہیں ہو سکتی انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں جو کہ قانوناً" جرم ہے اور مسلمانوں کو مرتد بناتے ہیں ہر مسلمان حضور اکرم ﷺ کی غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے ختم نبوت کی حفاظت کیلئے میدان عمل میں آئے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دولت پور سفن اور بھریا روڈ میں اہانت قرآن کرنے والے مجرموں کو گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے قبل ازیں مفتی حفیظ الرحمٰن اور دیگر علماء نے گولارچی یونٹ کے عہدیداروں سے تفصیلاً" ملاقات کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی (ضلع بدین) یونٹ کا قیام

گولارچی (رپورٹ محمد سعید انجم راجپوت) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ نبوت کا اجلاس زیر صدارت ضلع بدین کے مبلغ مولانا محمد اسحاق کی جامع مسجد مدینہ گولارچی میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں معززین نے شرکت کی اجلاس میں متفقہ طور پر گولارچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ قائم کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل عہدے داروں کا انتخاب کیا گیا جن میں سرپرست اعلیٰ حاجی حمید اللہ خان' صدر حکیم مولوی محمد عاشق نائب صدر علی غلام ٹالپور' جنرل سیکریٹری محمد سعید انجم' جوائنٹ سیکریٹری محمد اسلم احمدانی بلوچ' اطلاعات سیکریٹری انجم الدین ثاقب کوریجو' آفس سیکریٹری محمد ندیم آرائیں اور خازن محمد ابراہیم میمن کو منتخب کیا گیا ہے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر ۷۳۵۸۰۳۰

attachment between Qadianis and Jews. *No religious mission of the world is permitted to propagate in Israel except the Qadiani mission which works with full cooperation and trust extended to it by its Israeli Patriarches.*

Qadianis, Traitors of Islam

Allama Dr. Iqbal, (may his soul rest in peace), wrote in a letter addressed to Pundit Jawahar Lal Nehru, later Prime Minister of India:

"Qadianis are traitors both of Islam and the country".

This analysis of Allama Iqbal was the sum total of his many years' experiences. In one short sentence he abridged the whole situation, brief and to the point. Anybody having the time at his disposal to study Qadiani mentality and having come across them in general must come to conclude that they are traitors of Islam, traitors of Muslims and traitors of Muslim countries.

Just as no Muslim could ever believe in a Jew in his sincerity for an Islamic cause, similarly no Muslim could evermore believe in a Qadiani to be a well-wisher of Islamic millat.

To continue, the advantages accruing to the Qadianis by establishing the Islamic Science Foundation are enumerated below:

Advantage No. 1

By establishment of Islamic Science Foundation the great advantage which accrued to Qadianis is that all the scientific institutes of Muslim countries, from Pakistan to Morocco, fell under the Qadiani Doctor. No Muslim secret will now remain secret. Dr. Abdus Salam Qadiani will follow the 'Sunnat' of his sire, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, and shall easily pass on reports of Muslim countries and their atomic technological progress to enemies of Islam and in the tradition of his sire, he will have no difficulty in spying over the Muslim countries.

Advantage No. 2

By establishment of Islamic Science Foundation, Qadianis posing as Muslims shall hold high and sensitive appointments in Muslim countries, including Pakistan and Arab countries.

To give an instance, when some Islamic countries attempted to improve on their atomic know-how for peaceful purposes, the Western world and Zionism viewed this step with furious concern. Everyone is aware of Israel's attack on Iraqi atomic installations and threats of destruction to Pakistani atomic centres. Also are known the Jewish attempts to poison the international forums against Pakistan.

For spying over scientific advancement in Islamic countries the best mode lay in having the slogan of Islamic Science Foundation raised by a man who is deceitfully a Muslim but actually an ally and *confidant* of Jews. Who could match Dr. Abdus Salam Qadiani to raise the slogan, as after the Nobel Prize he wore the mantle of a well-wisher and hero of Islam? In this way this Qadiani Doctor assumed supreme authority over the Islamic Science Foundation.

Advantage No. 3

Another advantage that shall accrue to Dr. Abdus Salam with the establishment of the Foundation is his hobnobbing in Islamic countries' Scientific Institutes to get young Qadianis employed there. The same situation should repeat as did at the time of Zafarullah Qadiani. As Pakistan's Foreign Minister, he made Pakistani embassies over-flowing with Qadianis, gave them jobs and enticed the jobless Muslim youth to become converts. Apparently, Dr. Abdus Salam Qadiani has taken over from Zafarullah Qadiani to sit on a high cushion provided by the Islamic nations.

Qadiani youth, henceforth, will obtain lucrative posts in Scientific Institutes in the Muslim world and poor unemployed Muslims shall be snared into Qadianism. Not only that, if any jewel of a Muslim did make a debut in science and technology it shall be easy for Dr. Abdus Salam to oust him as 'undesirable'. Has this not actually happened in Pakistan?

It is common knowledge in Pakistan that some individuals who possessed no merit except that they were Qadianis carried on with their jobs in Scientific Institutes despite their retirement age and were provided *extensions. Contrary to this,* first-rate Muslim scientists were pushed into oblivion as 'undesirable' by Dr. Abdus Salam's standard. Reference in this respect can be made to the weekly, *'Chatan'*, Lahore, dated 6/13 Jan. 1986, for details of these heart-rending cases.

Advantage No. 4

This Foundation shall become a vehicle for preaching Qadiani religion. How will it be done?

(a) Mirza Nasir Ahmad, the previous head of

Qadianis, in his press conference, on 14th August 1980, covered by the Irish newspaper, *The Irish Sunday World* in its issue of Aug. 17, 1980, declared:

"The Ahmadiya movement is maki ,. preparations to get Ireland into Muslim fold. *The important pillars of this organization are Sir Zafarullah Khan,* the former Foreign Minister of Pakistan, the former President of the United Nations and the former President of the International Court of Justice, *and Professor Abdus Salam* who recently received "Nobel Award in Physics". (Qadiani newspaper, *'Al-Fazl'*, Rabwah, dated Oct. 26, 1980).

(b) Qadianis take pride in Dr. Abdus Salam Qadiani that he preaches his religion wherever he goes. Mujib Asghar Qadiani writes on page 56 of his booklet, *'Dr. Abdus Salam':*

"He placed his 'Deen' (of Qadianism) always above the world. He carried the message of *'Ahmadiyat' to world scientists and prominent people.* When he went to Sweden to receive the Nobel Award he handed over to King of Sweden a copy of *Holy Quran* (Qadiani translation) and also English translations of *Extracts of Writings of Hazrat Promised Masih* (Mirza Ghulam Ahmad Qadiani). Similarly he gave (Qadiani) literature to Shah Hassan in Morocco".

(c) Dr. Abdus Salam Qadiani has set up a Scientific Institute in Italy. Through this Institute, he takes to propagation of Qadianism. This is revealed in Qadiani monthly magazine, *Tehrik-e-Jadeed*, Rabwah, for Oct. 1985, on page 7. It carries a tour report on Italy by the present head of the Qadianis, Mirza Tahir Ahmad Qadiani:

"The respected sire (Mirza Tahir) was pleased to say that representatives of the Qadiani Jamaat were previously also sent to introduce the Qadiani Jamaat to (people of) Italy but this time a meeting was arranged there through Dr. Abdus Salam which was attended by many dignitaries who had no previous introduction to Ahmadiyat. Their attendance was beyond expectations. Television representatives were also present".

(d) Qadianis are proclaiming that the Fifteenth Hijra shall be the century for predominance of real Islam (Qadianism) and this will be possible through supremacy in science. The following extract, from Qadiani newspaper, *'Al-Fazl'*, Rabwah, dated Nov. 13, 1979, mentioned earlier, is repeated:

"Scientist Dr. Abdus Salam Sahib, the dutiful glorious son of Islamic world and the devoted *votary who is prepared to lay down his life for Ahmadiyat which is real Islam*, has said:

"The only way to regain the lost Islamic magnificence in scientific technology is for *our Ahmadi youth* to come forword to gain perfection in these fields."

"The respected Doctor Sahib said that our organisation is out to revive Islam. Therefore we should forge ahead in scientific knowledge besides other fields and attain perfection, thereby restore the lost Islamic greatness".

COMMENTS

How the Qadianis are encashing the Nobel Prize to Dr. Abdus Salam by propagating the Qadiani religion and propping up the Doctor as the noble scion of Ahmadiyat is evident from the following quotes relating to him:

1) *"The Important pillar of Ahmadiya Movement" — Mirza Nasir Ahmad, Previous Head of Qadianis.*

2) *"Meeting arranged in Italy through Abdus Salam for Ahmadiyat" — Mirza Tahir Ahmad, Present Head.*

3) *"Abdus Salam carried the message of Ahmadiyat to world scientists" — Mujeeb Asghar.*

4) *"Abdus Salam gave Qadiani literature to Shah Hassan of Morocco" — Mujeeb Asghar.*

5) *"Abdus Salam — Devoted votary to lay down his life for Ahmadiyat" — 'Al-Fazl'.*

6) *"Our Ahmadi youth to come forward: only way" — Dr. Abdus Salam Qadiani.*

In the light of the above are any more proofs needed to prove the knavery? Is there any doubt left that funds which Islamic countries have provided or or are going to provide in future on Dr. Abdus Salam's call, will not be spent on propagation of Qadianism? Is it not his cardinal motive to preach Qadianism on Arab money? Will not Muslim young men be injected with a Qadiani injection?

CONTINUED

In the tradition of their sire, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, Qadianis keep secret watch over Muslims on behalf of hostile powers and act as their mercenaries.

Muslims are generally unaware of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani's treachery against Islam when he carried out espionage against Muslims to serve his British masters. This man secretly transmitted to British Government particulars embodying political secrets against those freedom loving Muslims who burned with the desire of emancipation of their homeland from the clutches of Britain.

From the second volume (pp.227-228) of the *Collection of Notifications* published by Qadianis from their Rabwah Centre, the text of Notification No. 145 reads:

"For Attention of the Government from Mirza Ghulam Ahmad, Qadian, Superintendent of Proceedings for Proposal of Observing Holiday on Friday.

"***WHEREAS***, it is expedient to make a list of names of such stupid Muslims who consider British India a country of enemies of Islam against whom Islamic Shariat enjoins war and therefore such rebellious Muslims hide mutiny in their hearts;

"***WHEREAS***, they deny the obligatory nature of Friday due to the sickness of their soul and avoid observing holiday on that day;

"***WHEREAS***, it is proposed to lay out a format, specimen below, in which names of such ungrateful persons should be preserved for all times; although by good luck of British India such Muslim mutineers as are hiding rebellion in their hearts are few;

"***WHEREAS***, it is a most opportune time to identify such insurgents as are having secret designs against the Government;

"***WHEREAS***, we are moved by the political well-wishing of our generous Government to make a list of names of these wicked men who by their beliefs prove their seditious nature; and

"***WHEREAS***, it is easy to identify such persons on the occasion of observing Fridays as holidays; such a person who through his ignorance and stupidity regards British India as *Darul Harab* will certainly object to observing Friday as a holiday:

"***WE RESOLVE***, to inform the Government, in all our humility, that such lists of names shall remain in our custody as "Political Secrets" till such time that the Government demands it from us. We fully trust that our sagacious Government shall keep these statements in their offices treating them as a "National Secret". At the moment these statements are submitted without any names. Only a format is provided which obviously contains no names except the subject matter as follows:

"THE FORMAT"

Serial Number	Name with Title and Post	Residence	District	REMARKS

Printer: Zia-ul-Islam Qadiani

(This Notification with Format extends to pages)

COMMENTS

One can easily see from the above that Mirza Ghulam Ahmad was collecting particulars of Muslim freedom fighters and his Qadiani team was working on it under his supervision. Lists of freedom lovers were regularly made and sent to Secret Information Department of the British Government. In this way, political secrets of Muslims were passed on to the 'white masters' of Qadianis. Since that day to this, the Qadiani creed has been performing this abominable duty of espionage against Muslims. Their modus-operandi is to mix freely with Muslims as their well-wisher then inwardly pass on their secrets to enemies of Islam and to the hostile powers.

Hostility towards Islam and hatred towards Muslim Ummah forms the bed-rock of *intimate*

PART 3

DR. ABDUS SALAM AND THE NOBEL PRIZE

Motives, Possibilities, Designs

by
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by
K.M. SALIM

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

Rich Sheikhdom of Kuwait trapped

As a result of the aforesaid treacherous drum-beating, Kuwait fell into the bag of the Qadiani Doctor!

A report from the weekly Qadiani newspaper, *'Lahore'*, in its issue of August 2, 1986, says:

"Dr. Abdus Salam has emphasised on the oil producing countries of the Middle East to establish a Science Foundation for the progress of scientific knowledge in the area. He advised that initially one billion dollars should be spent on the formation of this Foundation which will help Muslim students to pursue study of science.......Renowned and distinguished scientists of Islamic world will work in this 'Foundation'.....

"Dr Abdus Salam praised the role of Kuwait in its attempt to develop scientific knowledge in Islamic world. He said Kuwait Science Foundation and Kuwait University have provided him funds very GENEROUSLY"

COMMENTS

Dr. Abdus Salam Qadiani takes six million dollars (Rs.15 crore) from oil rich countries in the initial stage and gulps it down. Immensely pleased he is that a large sum has been received, unshared, to convert Muslim youth into Qadianis. A knave puts oil rich countries to shame by mounting against them an unceasing propaganda of their coldness, apathy and inattention and then softly repeats his desired target of one billion dollars.

Readers must have come across many cases where poor Muslim families have been enticed to Qadianism by tempting them with cash, women, education, and medicine. If one family can be bought over of its faith, by say Rs.10,000/- how many indigent families must have been filched of their faith by this huge sum of six million dollars!

Shame upon shame....Muslims are becoming Kafirs on funds provided by Muslims! And what more! Muslim tongues are lolling out praises of Dr. Abdus Salam Qadiani!

ADVANTAGES TO QADIANIS BY ESTABLISHING SCIENCE FOUNDATION

Before enumerating these advantages, it is necessary to lay out two noteworthy points which shall open the eyes of those Muslims who are not aware of the ingrained enmity of Qadiani religion towards Islam.

Qadianis Spies of Hostile Powers

سلسلہ نمبر ۲۳

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے۔ جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱........ "رئیس قادیاں" کس اسکالر کی تصنیف ہے؟

سوال نمبر۲........ مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اپنے شیطانی الہام کو قرآنی وحی کے برابر قرار دیا ہے؟

سوال نمبر۳........ حکومت پاکستان کی توثیق قادیانی بدستور غیر مسلم ہیں کس سن میں سرکاری حکم جاری ہوا؟

ٹوکن شمارہ ۴۸

نام________________

ولدیت________________

مکمل پتہ________________

____

ذاتی مصروفیات________________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱۔..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲۔..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳۔..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴۔..... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظم وارداتوں پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ جب عزیز وطن پاکستان حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آئیے دیکھئے ان پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

(۱) اسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (دیکھئے ماہنامہ تحریک جدید [illegible] صفحہ ۴) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ ([illegible])

(۲) اسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۳ جنوری [illegible] نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

(۱) مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بن جائے۔ (الفضل قادیان [illegible])

(۲) مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

(۱) امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

(۲) حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں امریکی سفارت کار کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے خفیہ میٹنگیں جن کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (روزنامہ جرات، جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دنیا بھر کے یہودی مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروف کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت سیاسی پناہ کے نام سے منظم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرون ملک بھجوا رہی ہے۔ ان تخریب کاروں کے ملک میں لائے جانے کا یہ عمل کئی سال سے جاری ہے۔

ان حالات میں

حکومت پاکستان اپنی ذمے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر ان کے آقاؤں کو متنبہ کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت (ملتان، پاکستان)